Live with Dr Khan & Hard Talk Team

ڈاکٹر خان اور ھارڈ ٹاک ٹیم
کے ساتھ لائیو

Follow our channel on you tube

@Mahdi Muawiya

موضوع

نبوت الٰہی حق ھے

شیعہ امامت باطل ھے

لائیو سیشن یوٹیوب و فیس بک چینلز پر نشر ھو رھا ھے

آخر میں لائیو سوالات لئے جائینگے

صرف مہذب گفتگو کی اجازت ھے

شیعہ کے 12 امام

(شیعہ مصادر و شیعہ عقائد کی رو سے)

خود نبوت کے دعویدار ہیں

ختم نبوت کے بدترین منکر ہیں

اسلئے کافر ہیں مرتد ہیں زندیق ہیں

کوئی بھی جو ایسے اماموں کو مانے
وہ بھی بدترین کافر ہے زندیق ہے

نبوت vs امامت

نبوت کی خصوصیات

1) منصوص من اللہ

2) معصوم عن الخطا

3) صاحب وحی الہی

4) مفترض الطاعت

5) اقرار ایمان

6) انکار کفر

شیعہ کی امامت

منصوص من اللہ ھیں

معصوم عن الخطا ھیں

صاحبان وحی الہی ھیں

مفترض الطاعت

ایمان کا اقرار لازم ھے

انکار کرنے والا کافر ھے

اللہ کے نبی ع اور شیعہ کے امام میں کوئی فرق نہیں

الاعتقادات



للشيخ الصدوق

رحمة الله عليه

[٣٥]

باب الاعتقاد في عدد الأنبياء والأوصياء -عليهم السّلام-

قال الشيخ - رحمة الله عليه -: اعتقادنا في عددهم أنّهم مائة ألف نبي وأربعة وعشرون ألف نبي، ومائة ألف وصي وأربعة وعشرون ألف وصي [١]، لكل نبي منهم وصي أوصى إليه بأمر الله تعالى.

ونعتقد فيهم أنّهم جاءوا بالحق من عند الحق. وأنّ [٢] قولهم قول الله تعالى، وأمرهم أمر الله تعالى، وطاعتهم طاعة الله تعالى، ومعصيتهم معصية الله تعالى. وأنّهم -عليهم السّلام- لم ينطقوا إلّا عن الله تعالى وعن وحيه.

وأنّ سادة الأنبياء خمسة الذين عليهم دارت الرحى [٣] وهم أصحاب الشرايع، وهم أولو العزم: نوح، وإبراهيم، وموسى، وعيسى، ومحمد، صلوٰت الله عليهم أجمعين.

وأنّ محمداً سيّدهم وأفضلهم، وأنّه [٤] جاء بالحق وصدّق المرسلين. وأنّ الذين كذبوا لذائقوا العذاب الأليم [٥]، وأنّ الذين ﴿ءامنوا به وعزّروه ونصروه

---

(١)

(٢) في م، ق: فان.

(٣) في م: دار الوحي. وراجع الكافي ١: ١٣٣ باب طبقات الأنبياء والرسل ح٣.

(٤) أثبتناها من م، ج.

(٥) اشارة إلى الآيتين ٣٧، ٣٨ من سورة الصافّات.

واتّبعوا النّور الذي أُنزل معه أولئك هُم المفلحون﴾ (١) الفائزون.

ويجب أن نعتقد أنّ الله تعالى لم يخلق خلقاً أفضل من محمد والأئمّة، وأنّهم أحبّ الخلق إلى الله، وأكرمهم عليه(٢)، وأوّلهم إقراراً به لما أخذ الله ميثاق النبيين ﴿وأشهدهم على أنفسهم ألست بربّكم قالوا بلى﴾ (٣).

وأنّ الله تعالى بعث نبيّه محمداً ﷺ إلى الأنبياء في الذرّ.

وأنّ الله تعالى أعطى ما أعطى كل نبي على قدر معرفته نبيّنا، وسبقه إلى الإقرار به.

وأنّ (٤) الله تعالى خلق جميع ما خلق له ولأهل بيته (٥) ـ عليهم السلام ـ . وأنّه لولاهم لما خلق الله السماء والأرض، ولا الجنّة ولا النار، ولا آدم ولا حواء، ولا الملائكة ولا شيئاً ممّا خلق (٦)، صلوات الله عليهم أجمعين.

واعتقادنا أنّ حجج الله تعالى على خلقه بعد نبيّه محمد ﷺ الأئمّة الاثنا عشر: أوّلهم أمير المؤمنين عليّ بن أبي طالب ، ثمّ الحسن، ثمّ الحسين، ثم علي بن الحسين، ثمّ محمد بن علي، ثمّ جعفر بن محمد، ثمّ موسى بن جعفر، ثمّ علي بن موسى، ثمّ محمد بن علي، ثمّ علي بن محمد، ثمّ الحسن بن علي، ثمّ محمد بن الحسن الحجة القائم صاحب الزمان خليفة الله في أرضه، صلوات الله عليهم

(١) الأعراف ٧: ١٥٧.

(٢) ليست في م، ج.

(٣) الأعراف ٧: ١٧٢.

(٤) في م: فان، وفي ر : ونعتقد أنّ.

(٥) في س: نبيّه.

(٦) العبارة في م: ولا الملائكة ولا الأشياء.

أجمعين[١].

واعتقادنا فيهم:

أنّهم أُولوا الأمر الّذين أمر الله تعالى بطاعتهم.

وأنّهم الشهداء على الناس.

وأنّهم أبواب الله، والسبيل إليه، والأدلّاء عليه.

وأنّهم عيبة علمه، وتراجمة وحيه[٢] وأركان توحيده.

وأنّهم معصومون من الخطأ والزلل.

وأنّهم الّذين أذهب الله عنهم الرجس وطهّرهم تطهيراً.

وأنّ لهم المعجزات والدلائل.

وأنّهم أمان لأهل الأرض، كما أنّ النجوم أمان لأهل السماء.

وأنّ مثلهم في هذه الأُمّة كسفينة نوح أو كباب حطّة.

وأنّهم عباد الله المكرمون الّذين لا يسبقونه بالقول وهم بأمره يعملون.

ونعتقد فيهم أنّ حبّهم إيمان، وبغضهم كفر.

وأنّ أمرهم أمر الله تعالى، ونهيهم نهي الله تعالى، وطاعتهم طاعة الله تعالى، ووليّهم وليّ الله تعالى، وعدوّهم عدو الله تعالى، ومعصيتهم معصية الله تعالى.

ونعتقد أنّ الأرض لا تخلو من حجّة لله على خلقه، إمّا ظاهر مشهور أو خائف مغمور.

---

(١) اختصرت الفقرة في م كما يلي: ثم الحسين، إلى صاحب الزمان ـ عليهم السّلام ـ. وزيد فيها وهم خلفاء الله في أرضه. وفي ر: ثم محمد بن الحسن الخلف الحجة القائم بأمر الله صاحب الزمان الحاضر في الأمصار الغائب عن الأبصار، خليفة الله ....

(٢) وتراجمة وحيه، ليست في ق، س.

باب: اعتقاد میں انبیاء اور اوصیاء کی تعداد – علیہم السلام

شیخ رحمہ اللّٰہ علیہ فرماتے ہیں:
ہمارا اعتقاد ہے کہ انبیاء کی تعداد ایک لاکھ اور چوبیس ہزار (100,024) ہے،
اور اوصیاء کی تعداد بھی ایک لاکھ اور چوبیس ہزار (100,024) ہے۔
ہر نبی کے لیے ایک وصی مقرر ہے جسے اللّٰہ تعالیٰ کے حکم سے اوصیاء کا کام سونپا گیا۔

ہمارا اعتقاد ہے کہ
یہ سب اللّٰہ کی طرف سے حق کے ساتھ آئے،
اور ان کا قول اللّٰہ تعالیٰ کا قول ہے،
ان کا حکم اللّٰہ کا حکم ہے،
ان کی اطاعت اللّٰہ کی اطاعت ہے،
اور ان کی نافرمانی اللّٰہ کی نافرمانی ہے۔

یہ سب (علیہم السلام) صرف اللّٰہ اور اس کے وحی کے بارے میں بات کرتے تھے،
ان کی زبان سے کبھی ذاتی یا غلط بیان نہیں نکلا۔

اور انبیاء کے پانچ سردار ہیں، جن کے گرد دنیا کی گردش ہے،
یہ پانچ وہ نبی ہیں جو شریعتوں کے مالک ہیں، اور جنہیں اللّٰہ نے "اولوا العزم" کہا:
نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ

علیہ السلام، اور محمد ﷺ۔

اور ہمارے اعتقاد کے مطابق، محمد ﷺ ان سب کے سردار اور بہترین ہیں،
وہ حق کے ساتھ آئے اور سب رسولوں کی صداقت کے حامل ہیں۔

اور جو لوگ ان کی بات کو جھٹلائیں گے، انہیں دردناک عذاب کا سامنا ہوگا،
جبکہ جو لوگ ان پر ایمان لائیں، ان کی عزت کریں،
ان کی مدد کریں اور ان کا ساتھ دیں، ان پر رحمت اور نصرت ہوگی

واتبعوا النور الذي أنزل معه أولئك هم المفلحون
(اور وہ نور اختیار کرو جو اس کے ساتھ نازل ہوا، یہی کامیاب لوگ ہیں۔)

ہمیں یہ بھی ایمان رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ اور ائمہ علیہم السلام سے بہتر کوئی مخلوق نہیں پیدا کی،
اور وہ اللہ کے نزدیک سب سے محبوب اور محترم مخلوق ہیں۔

اور ان میں سب سے پہلے اللہ کی عبادت اور اس کا اقرار کرنے والے ہیں،

جیسا کہ اللہ نے انبیاء سے میثاق لیا اور انہیں ان کی جانوں پر گواہ بنایا:
"ألست بربكم؟" (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟)
انہوں نے کہا: بلی (ہاں)۔

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد ﷺ کو تمام ذرّیوں کے انبیاء کے لیے بھیجا۔
اور ہر نبی کو جو کچھ عطا کیا گیا، وہ ہمارے نبی ﷺ کی معرفت اور ان کے اقرار کے مطابق دیا گیا۔

اور ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام چیزیں اسی کے لیے پیدا کیں جو اس کے لیے اور اس کے اہل بیت کے لیے ہیں (علیہم السلام)،
اور اگر یہ نہ ہوتے تو اللہ نہ زمین و آسمان پیدا کرتا، نہ جنت و نہ دوزخ،
نہ آدم و حوا، نہ فرشتے، اور نہ ہی کوئی چیز جو اللہ نے پیدا کی، سب پر اللہ کی رحمت اور برکات ہوں۔

اور ہمارا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر حجت (نصیرت و رہنمائی) نبی محمد ﷺ کے بعد بارہ ائمہ علیہم السلام ہیں:

1. امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام

2. الحسن علیہ السلام

3. الحسين علیہ السلام

4. علی بن الحسین علیہ السلام

5. محمد بن علی علیہ السلام

6. جعفر بن محمد علیہ السلام

7. موسی بن جعفر علیہ السلام

8. علی بن موسی علیہ السلام

9. محمد بن علی علیہ السلام

10. علی بن محمد علیہ السلام

11. الحسن بن علی علیہ السلام

12. محمد بن الحسن، الحجة القائم صاحب الزمان علیہ السلام

یہ تمام ائمہ اللہ کے زمین پر خلیفہ ہیں اور ان پر اللہ کی رضا اور ہدایت ہے۔
اللہ ان پر سلام و رحمت کرے

ہمارا ایمان اور اعتقاد ائمہ علیہم السلام کے بارے میں:

ہمارا اعتقاد ہے کہ ائمہ علیہم السلام:

اللہ تعالیٰ کے وہ اولی لاامر ہیں جن کی اطاعت کرنا اللہ نے فرض کی ہے۔

وہ لوگوں پر گواہ ہیں۔

وہ اللہ کے دروازے ہیں، اس تک جانے کا راستہ، اور اللہ کی ہدایت کے رہنما ہیں۔

وہ اللہ کے علم کا آئینہ اور وحی کے مترجم ہیں، اور توحید کے ستون ہیں۔

وہ ہر غلطی اور لغزش سے محفوظ (معصوم) ہیں۔

اللہ نے ان سے ہر نجاست دور کر دی اور انہیں کامل پاکیزگی کے ساتھ پاک کیا۔

ان کے پاس معجزات اور دلائل ہیں جو اللہ کی طرف سے ان کی رسالت کی تصدیق کرتے ہیں۔

وہ زمین والوں کے لیے تحفظ اور امان ہیں، جس طرح ستارے

آسمان والوں کے لیے امان ہیں۔

ان کی مثال اس امت میں نوح کی کشتی یا حضرت ہُطہ کے دروازے جیسی ہے۔

وہ اللہ کے معزز بندے ہیں، جو اللہ کے حکم سے کام کرتے ہیں اور کسی کو اپنے سے پہلے نہیں کرتے۔

ہمارا ایمان ہے کہ:

ان سے محبت کرنا ایمان ہے،

ان سے بغض رکھنا کفر ہے۔

ان کا حکم اللہ کا حکم ہے،

ان کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے،

ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے،

ان کا ولی اللہ کا ولی ہے،

ان کا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔

ہمارا اعتقاد ہے کہ زمین ہر وقت اللہ کی حجت سے خالی نہیں رہتی:

یہ حجت یا تو ظاہر اور مشہور ہوتی ہے،
یا خفی اور چھپی ہوئی

ہمارا اعتقاد ہے کہ اللہ کی حجت اس وقت کی زمین پر، اور اس کے بندوں پر خلیفہ، قائم المنتظر محمد بن الحسن بن علی بن محمد بن علی بن موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

ہمارا ایمان ہے کہ:

یہ وہی ہیں جس کا ذکر نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کے نام اور نسب کے ساتھ فرمایا۔

یہ وہ ہیں جو زمین کو انصاف اور عدل سے بھر دیں گے، جس طرح وہ ظلم اور جور سے بھری ہوئی تھی۔

یہ وہ ہیں جن کے ذریعے اللہ اپنا دین ظاہر کرے گا تاکہ دینِ اسلام کو سب پر غالب کرے، چاہے مشرک اسے پسند نہ کریں۔

یہ وہ ہیں جن کے ہاتھ سے اللہ مشرق و مغرب زمین کو کھولے گا،

اور ہر جگہ اذان پھیل جائے گی، اور زمین پر ہر جگہ دین اللہ کے نام پر قائم ہوگا۔

یہ وہ مہدی ہیں جن کا ذکر نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب یہ ظاہر ہوں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے، اور جو بھی ان کے پیچھے نماز پڑھے گا، وہ گویا رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو، کیونکہ یہ ان کے خلیفہ ہیں۔

ہمیں یہ بھی یقین ہے کہ قائم المنتظر کوئی اور نہیں ہو سکتا۔ اگر وہ اپنی غیبت میں بھی رہیں، حتیٰ کہ اگر دنیا کی عمر ختم ہو جائے، تو قائم کوئی اور نہیں ہو سکتا، کیونکہ نبی ﷺ اور ائمہ علیہم السلام نے ان کا نام، نسب، نص اور بشارت دے کر انہیں پہچانایا ہے۔

یہ فصل میں نے کتابِ ہدایت سے نقل کی ہے

1) منصوص من الله هين

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحُجّہ

خلافت رسالت نبوۃ، امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی ومنتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دوصد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

اور فرماتا ہے ہلاکت ہو ان کے لئے۔ ان کے اعمال اکارت گئے اور خدا نے فرمایا۔ خدا اور ایمان والوں کی اس سے سخت دشمنی ہے خدا نے ہر متکبر و جبار کے دل پر مہر لگادی ہے اور بکثرت درود و سلام ہو محمدؐ اور ان کی اولاد پر۔

۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ غَالِبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي خُطْبَةٍ لَهُ يَذْكُرُ فِيهَا حَالَ الْأَئِمَّةِ عليهم السلام وَ صِفَاتِهِمْ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْضَحَ بِأَئِمَّةِ الْهُدَى مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّنَا عَنْ دِينِهِ وَأَبْلَجَ بِهِمْ عَنْ سَبِيلِ مِنْهَاجِهِ وَ فَتَحَ بِهِمْ عَنْ بَاطِنِ يَنَابِيعِ عِلْمِهِ، فَمَنْ عَرَفَ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَاجِبَ حَقِّ إِمَامِهِ وَجَدَ طَعْمَ حَلَاوَةِ إِيمَانِهِ وَ عَلِمَ فَضْلَ طُلَاوَةِ إِسْلَامِهِ، لِأَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى نَصَبَ الْإِمَامَ عَلَماً لِخَلْقِهِ وَ جَعَلَهُ حُجَّةً عَلَى أَهْلِ مَوَادِّهِ وَ عَالَمِهِ[۵] وَأَلْبَسَهُ اللهُ تَاجَ الْوَقَارِ وَ غَشَّاهُ مِنْ نُورِ الْجَبَّارِ، يَمُدُّ بِسَبَبٍ إِلَى السَّمَاءِ، لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ مَوَادُّهُ وَلَا يُنَالُ مَا عِنْدَ اللهِ إِلَّا بِجِهَةِ أَسْبَابِهِ وَلَا يَقْبَلُ اللهُ أَعْمَالَ الْعِبَادِ إِلَّا بِمَعْرِفَتِهِ؛ فَهُوَ عَالِمٌ بِمَا يَرِدُ عَلَيْهِ مِنْ مُلْتَبِسَاتِ الدُّجَى وَ مُعَمِّيَاتِ السُّنَنِ وَ مُشَبِّهَاتِ الْفِتَنِ، فَلَمْ يَزَلِ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يَخْتَارُهُمْ لِخَلْقِهِ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ عليه السلام مِنْ عَقِبِ كُلِّ إِمَامٍ يَصْطَفِيهِمْ لِذَلِكَ وَ يَجْتَبِيهِمْ، وَ يَرْضَى بِهِمْ لِخَلْقِهِ وَ يَرْتَضِيهِمْ، كُلَّمَا مَضَى مِنْهُمْ إِمَامٌ نَصَبَ لِخَلْقِهِ مِنْ عَقِبِهِ إِمَاماً عَلَماً بَيِّناً وَ هَادِياً نَيِّراً وَ إِمَاماً قَيِّماً وَ حُجَّةً عَالِماً؛ أَئِمَّةً مِنَ اللهِ، يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَ بِهِ يَعْدِلُونَ. حُجَجُ اللهِ وَ دُعَاتُهُ وَ رُعَاتُهُ عَلَى خَلْقِهِ يَدِينُ بِهَدْيِهِمُ الْعِبَادُ وَ تَسْتَهِلُّ بِنُورِهِمُ الْبِلَادُ وَ يَنْمُو بِبَرَكَتِهِمُ التِّلَادُ، جَعَلَهُمُ اللهُ حَيَاةً لِلْأَنَامِ وَ مَصَابِيحَ لِلظَّلَامِ وَمَفَاتِيحَ لِلْكَلَامِ وَ دَعَائِمَ لِلْإِسْلَامِ، جَرَتْ بِذَلِكَ فِيهِمْ مَقَادِيرُ اللهِ عَلَى مَحْتُومِهَا، فَالْإِمَامُ هُوَ الْمُنْتَجَبُ الْمُرْتَضَى وَالْهَادِي الْمُنْتَجَى وَالْقَائِمُ الْمُرْتَجَى. اصْطَفَاهُ اللهُ بِذَلِكَ وَاصْطَنَعَهُ عَلَى عَيْنِهِ فِي الذَّرِّ حِينَ ذَرَأَهُ وَفِي الْبَرِيَّةِ حِينَ بَرَأَهُ ظِلّاً قَبْلَ خَلْقِ نَسَمَةٍ عَنْ يَمِينِ عَرْشِهِ مَحْبُوّاً بِالْحِكْمَةِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَهُ اخْتَارَهُ بِعِلْمِهِ وَ انْتَجَبَهُ لِطُهْرِهِ، بَقِيَّةً مِنْ آدَمَ عليه السلام وَ خِيَرَةً مِنْ ذُرِّيَّةِ نُوحٍ عليه السلام وَ مُصْطَفًى مِنْ آلِ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَسُلَالَةً مِنْ إِسْمَاعِيلَ وَصَفْوَةً مِنْ عِتْرَةِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله لَمْ يَزَلْ مَرْعِيّاً بِعَيْنِ اللهِ يَحْفَظُهُ وَيَكْلَؤُهُ بِسِتْرِهِ، مَطْرُوداً عَنْهُ حَبَائِلُ إِبْلِيسَ وَ جُنُودِهِ، مَدْفُوعاً عَنْهُ وُقُوبُ الْغَوَاسِقِ وَ نُفُوثُ كُلِّ فَاسِقٍ، مَصْرُوفاً عَنْهُ قَوَارِفُ السُّوءِ، مُبَرَّءاً مِنَ الْعَاهَاتِ؛ مَحْجُوباً عَنِ الْآفَاتِ مَعْصُوماً مِنَ الزَّلَّاتِ مَصُوناً عَنِ الْفَوَاحِشِ كُلِّهَا، مَعْرُوفاً بِالْحِلْمِ وَالْبِرِّ فِي يَفَاعِهِ، مَنْسُوباً إِلَى الْعَفَافِ وَالْعِلْمِ وَالْفَضْلِ عِنْدَ انْتِهَائِهِ، مُسْنَداً إِلَيْهِ أَمْرُ وَالِدِهِ، صَامِتاً عَنِ الْمَنْطِقِ فِي حَيَاتِهِ، فَإِذَا انْقَضَتْ مُدَّةُ وَالِدِهِ إِلَى أَنِ انْتَهَتْ بِهِ مَقَادِيرُ اللهِ إِلَى مَشِيئَتِهِ وَجَاءَتِ الْإِرَادَةُ مِنَ اللهِ فِيهِ إِلَى مَحَبَّتِهِ وَ بَلَغَ مُنْتَهَى مُدَّةِ وَالِدِهِ

فَمَضَىٰ وَ صَارَ أَمْرُ اللهِ إِلَيْهِ مِنْ بَعْدِهِ وَ قَلَّدَهُ دِينَهُ وَ جَعَلَهُ الْحُجَّةَ عَلَىٰ عِبَادِهِ وَ قَيِّمَهُ فِي بِلَادِهِ وَأَيَّدَهُ بِرُوحِهِ وَ آتَاهُ عِلْمَهُ وَ أَنْبَأَهُ فَصْلَ بَيَانِهِ وَ اسْتَوْدَعَهُ سِرَّهُ، وَانْتَدَبَهُ لِعَظِيمِ أَمْرِهِ وَ أَنْبَأَهُ فَضْلَ بَيَانِ عِلْمِهِ وَ نَصَبَهُ عَلَماً لِخَلْقِهِ وَ جَعَلَهُ حُجَّةً عَلَىٰ أَهْلِ عَالَمِهِ وَ ضِيَاءً لِأَهْلِ دِينِهِ وَالْقَيِّمَ عَلَىٰ عِبَادِهِ، رَضِيَ اللهُ بِهِ إِمَاماً لَهُمْ، اسْتَوْدَعَهُ سِرَّهُ وَ اسْتَحْفَظَهُ عِلْمَهُ وَ اسْتَخْبَأَهُ حِكْمَتَهُ وَ اسْتَرْعَاهُ لِدِينِهِ[۲] وَ انْتَدَبَهُ لِعَظِيمِ أَمْرِهِ وَ أَحْيَا بِهِ مَنَاهِجَ سَبِيلِهِ وَ فَرَائِضِهِ وَ حُدُودِهِ؛ فَقَامَ بِالْعَدْلِ عِنْدَ تَحَيُّرِ أَهْلِ الْجَهْلِ وَ تَحْبِيرِ أَهْلِ الْجَدَلِ بِالنُّورِ السَّاطِعِ وَالشِّفَاءِ النَّافِعِ بِالْحَقِّ "الْأَبْلَجِ وَالْبَيَانِ اللَّائِحِ مِنْ كُلِّ مَخْرَجٍ، عَلَىٰ طَرِيقِ الْمَنْهَجِ الَّذِي مَضَىٰ عَلَيْهِ الصَّادِقُونَ مِنْ آبَائِهِ عليهم السلام؛ فَلَيْسَ يَجْهَلُ حَقَّ هٰذَا الْعَالِمِ إِلَّا شَقِيٌّ وَلَا يَجْحَدُهُ إِلَّا غَوِيٌّ وَلَا يَصُدُّ عَنْهُ إِلَّا جَرِيٌّ عَلَى اللهِ جَلَّ وَعَلَا.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک خطبہ میں آئمہ علیہم السلام کا حال اور ان کی صفات کو بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کہ ہمارے نبی کے لئے آئمہ ہدایت کے ذریعہ سے اپنے دین کو واضح کیا اور ان کی راہوں کو ان کے وجود سے روشن کیا اور اپنے علم کے چشموں کو ان کے لئے کھولا۔ پس امت محمدؐ میں سے جس نے ان کو پہچانا اور حق امامت کو قبول کیا۔ اس نے ایمان کا ذائقہ چکھا اور اسلام کی فضیلت کو جانا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے امام کو مقرر کیا ہے ایک نشان اپنی مخلوق کے لئے اور حجت قرار دیا اہل اطاعت کے لئے اور تمام عوام کے لئے اور پہنایا اس کو تاج وقار اور ڈھانپ لیا اس کو ایسے نور سے جو نگاہ رکھنے والا ہے آسمان و زمین کا اور زیادہ ہوتا ہے اس کا علم اس وسیلہ سے جو آسمان تک کھنچا ہوا ہے تاکہ وحیٔ الٰہی کا سلسلہ منقطع نہ ہو اور جو احکام من اللہ ہیں وہ نہیں حاصل ہوتے مگر بوسیلہ امام اور خدا اپنے بندوں کے اعمال کو قبول نہیں کرتا جب تک معرفتِ امام نہ ہو وہ دفع کرنے والا ہے شکوک کی تاریکیوں اور فتنوں کے شبہات کو اور کھولنے والا ہے سنن کی گتھیوں کو، خدا نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے اولادِ حسینؑ سے انتخاب کیا اور ایک کے بعد دوسرے کا اصطفا اور اجتبا کیا اور راضی ہوا ان سے اپنی مخلوق کی ہدایت پر اور ان کو ان کے لئے چن لیا جب ان میں سے کوئی امام دنیا سے گیا تو اس کے بعد ہی دوسرا امام معین کیا جو اس کی وحدانیت کا روشن نشان اور روشنی پھیلانے والا ہادی اور دین کو قوت بخشنے والا امام تھا اور عالم حجت خدا تھا جو آئمہ خدا کی طرف سے امام ہیں وہ حق کی طرف ہدایت کرتے ہیں اور معاملات میں عدل و انصاف سے کام لیتے ہیں وہ خدا کی حجتیں ہیں اور اس کی مخلوق پر اس کی طرف سے نگہبان ہیں وہ خدا کے بندوں کے لئے باعث ہدایت ہیں ان کے نور سے شہروں میں روشنی ہے اور لوگوں کی اولاد ان کی برکت سے نمو حاصل کرتی ہے خدا نے ان کو لوگوں کے لئے زندگی قرار دیا ہے وہ اندھیروں کی روشنیاں ہیں وہ کلام الٰہی کی کنجیاں ہیں وہ اسلام کے ستون ہیں ان کے لئے اللہ کا ارادہ ان کے متعلق جاری ہوا ہے امام خدا کا منتخب و

پسندیدہ ہوتاہے برگزیدہ اور مقبولِ خدا ورسولؐ ہے اور ایسا ہادی ہے جو محلِ اسرارِ الٰہیہ ہے اور قائم رہنے والی امیدگاہ ہے خدا کا منتخب بندہ ہے ان صفات کے ساتھ اور کمال نظرِ التفات سے خدا نے اس کو اپنے لئے بنایا جبکہ عالمِ ذر میں اس کو پیدا کیا اور خلق کے پیدا کرنے سے پہلے ان کو پیدا کیا اپنے عرش کے داہنی طرف اور ان کو اپنی حکمت کی نعمت عطا فرمائی تھی اللہ تعالیٰ نے اپنے غیب کے علم میں امام کا انتخاب کیا اور اس کو طہارت سے مخصوص کیا وہ بقیہ اولادِ آدم اور ذُریت نوحؑ سے ہے اور آلِ ابراہیم کا برگزیدہ ہے اور آلِ اسماعیل کا خلاصہ ہے اور محمدؐ کا جگر پارہ ہے ہمیشہ خدا کی آنکھ اس کی حفاظت کرتی ہے (تاکہ اس کی عصمت برقرار رہے) اور اپنے پردہ میں اس کی نگہبانی کرتی ہے اور شیطان اور اس کے لشکر کے جال سے اس کو دور رکھتی ہے اور شبہات کی تاریکیوں سے بچاتاہے اور ہر فاسق کی سرکشی سے محفوظ رکھتاہے اور ہر برائی کے ارتکاب سے دور رکھتاہے عیبوں سے بری رکھتاہے آفات سے بچاتاہے لغزشوں سے حفاظت کرتاہے فواحش سے محفوظ رکھتا ہے اوّل عمر سے حلم اور نیکی سے متصف ہوتاہے اور آخر عمر تک عفت علم اور فضل سے تعلق رکھتاہے اپنے باپ کے امر پر قائم رہتا ہے اور باپ کی زندگی میں گویائی سے خاموش رہتاہے جب اس کے باپ کی مدت حیات ختم ہوتی ہے اور اس کی امامت کا زمانہ آتاہے اور ارادہ الٰہی اس کے حجت قرار دینے سے متعلق ہوتاہے اور اس کے باپ کی مدت حیات انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو اس کے بعد امرِ الٰہی اس سے متعلق ہوتاہے اور دین کے معاملات میں اس سے رجوع کی جاتی ہے۔ خدا اس کو اپنے بندوں پر حجت قرار دیتاہے۔

اور اپنے شہروں میں اس سے اپنے دین کو قائم کیا اور اپنی روح سے اس کی تائید کی اور اپنا علم اس کو عطا کیا اور حق و باطل میں فیصل کرنے والے بیان سے آگاہ کیا اور اپنا راز اس کے سپرد کیا اور اس کو امرِ عظیم انجام دینے کے لئے بلایا اور اس بیان کی فضیلت سے اس کو آگاہ کیا اور اپنی مخلوق کے لئے اس کو اپنا نشان قرار دیا اور اہل علم پر اس کو حجت قرار دیا اور اہل دین کے لئے اسے روشنی بنایا اور اپنے بندوں پر اس کو ایک رکن مستحکم قرار دیا اور اللہ نے لوگوں کے لئے اس کا امام ہونا پسند کیا۔ اپنا بھید اس کے سپرد کیا اور اپنے علم کا اسے محافظ بنایا اور اپنی حکمت کو اس کے اندر پوشیدہ رکھا اور نگاہ رکھا اور اس کو اپنے دین کے لئے بلایا اس کو امرِ عظیم کے لئے اور اپنے دین کے طریقوں کو اس سے زندہ کیا اپنے فرائض و حدود کو اس سے باقی رکھا۔ پس امام نے عدل سے اس وقت کام لیا۔ جب صاحبانِ جہالت حیرت میں تھے اور جھگڑالو لوگ حیران تھے۔ یہ ہدایت ایک چمکدار نور سے کی اور یہ بیان امراضِ قلبی کو شفا دینے والا ہے اور حق واضح اور بیان روشن ہے اور ہدایت اسی نہج پر تھی اور جو طریقہ ان کے آباء طاہرین وصادقین کا ہے پس ایسے عالم کے حق سے جاہل نہ ہوگا مگر شقی اور نہ انکار کرے گا مگر گمراہ، اور نہ روگردانی کریگا اس سے۔ مگر خداوند عالم پر جرأت کرنے والا۔

٢ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد بن عيسى ، عن الحسن بن محبوب ، عن إسحاق بن غالب ، عن أبي عبدالله عليه‌السلام في خطبة له يذكر فيها حال الأئمّة عليهم‌السلام و صفاتهم : أنّ الله عزّ و جلّ أوضح بأئمّة الهدى من أهل بيت نبيّنا عن دينه ، وأبلج بهم عن سبيل منهاجه ، ومنح[١] بهم عن باطن ينابيع علمه ، فمن عرف من اُمّة محمّد صلى‌الله‌عليه‌وآله واجب حقّ إمامه ، وجد طعم حلاوة إيمانه ، وعلم فضل طلاوة إسلامه ، لانّ الله تبارك و تعالى نصب الإمام علماً لخلقه ، و جعله حجّة على أهل موادّه و عالمه ، و ألبسه الله تاج الوقار ، وغشّاه من نور الجبّار ، يمدّ بسبب إلى السماء ، لاينقطع عنه موادّه ،

الحديث الثاني: صحيح .

« من أهل بيت نبيّنا » حال عن الائمّة أو بيان لها ، و تعدية الايضاح و ما بعده بعن لتضمين معنى الكشف و نحوه ، و الايلاج : الايضاح ، و إضافة السبيل إلى المنهاج إمّا بيانيّة أو المراد بالسّبيل العلوم ، وبالمنهاج العبادات الّتي توجب وصول قربه تعالى ، و المنهاج : الطّريق الواضح ، وميّح بتشديد الياء ، والمايح الّذي ينزل البئر فيملاء الدلو وهو أنسب ، والتشديد للمبالغة ، وفي بعض النسخ منح بالنون من المنحة العطيّة .

« واجب حقّ إمامه » الاضافة من قبيل : جرد قطيفة ، و المعنى ما يجب عليه من معرفة الامام وحقّه بحسب قابليّته ، إذ معرفة كنه ذلك ليس في وسع أكثر الخلق ، و في القاموس : الطّلاوة مثلّثة : الحسن و البهجة و القبول «على أهل موادّه» المادّة الزيّادة المتّصلة ، أي الذين يصل إليهم رزقه تعالى و تربيته أو هداياته و توفيقاته الخاصّة ، والضمير لله وكذا في «عالمه» بفتح اللاّم ، و هو معطوف على الموادّ ، أوعلى الأهل عطف تفسير أو عطف الأعمّ على الأخصّ ، قال في النهاية : و منه حديث عمر : أصل العرب ومادّة الاسلام أي الّذين يعينونهم و يكثرون جيوشهم و يتقوّى بزكاة أموالهم ، و كلّ ما أعنت به قوماً في حرب أو غيره فهو مادّة لهم .

« يمدّ بسبب » السبب : الحبل و ما يتوصّل به إلى الشيء ، أي يجعل الله بينه

---

(١) يظهر من كلام الشارح ان فى النسخة التى عنده «ميح» بالياء ، و فى بعض نسخ الكتاب «فتح» .

و لا ينال ما عندالله إلاّ بجهة أسبابه ، و لا يقبل الله أعمال العباد إلاّ بمعرفته ، فهو عالم بما يرد عليه من ملتبسات الدّجى ، ومعمّيات السنن ، و مشبّهات الفتن ، فلم يزل الله تبارك و تعالى يختارهم لخلقه من ولد الحسين عليه‌السلام من عقب كلّ إمام ، يصطفيهم لذلك و يجتبيهم ، و يرضى بهم لخلقه ويرتضيهم ، كلّ ما مضى منهم إمام نصب لخلقه من عقبه إماماً ، علماً بيّناً ، و هادياً نيّراً ، و إماماً قيّماً ، و حجّة عالماً ، أئمّة من الله ، يهدون بالحقّ وبه يعدلون ، حجج الله و دعاته و رعاته على خلقه ، يدين بهديهم العباد و تستهلّ بنورهم البلاد ، و ينمو ببركتهم التلاد ، جعلهم الله حياة للأنام ،

2) معصوم عن الخطا هيس

اثبات امامت

مصنفہ

علامہ محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ

سید بشارت حسین کامل مرزاپوری

یہ الیکٹرونک کاپی اپنے بچوں کیلئے بنائی ہے جسے دیگر مومنین بھی استعمال کر سکتے ہیں
طالب دعا
سید تنزیل عباس رضوی
8.6.2008

ناشر

مجلس علمی اسلامی (پاکستان)

ہوتا ہے (اسکے بجائے) دوسرا ستارہ طلوع ہو جاتا ہے۔ اس طرح جو امام ہم اہلبیت میں دنیا سے رحلت کرتا ہے اس کے بعد دوسرا امامت کے ساتھ موجود ہو جاتا ہے۔

ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے اس خطبہ میں جو مسجد کوفہ میں پڑھا فرمایا کہ خداوندا بے شبہ تیری زمین ایک حجت کی محتاج ہے جو تیری طرف سے خلق پر ہو اور تیرے دین کی طرف ان کی ہدایت کرے اور تیرا علم ان کو سکھائے تاکہ تیری حجت باطل نہ ہو اور تیرے فرمانبردار اور دوست ہدایت کے بعد گمراہ نہ ہوں۔ اس کے بعد وہ حجت یا امام ظاہر ہوگا جس کی لوگ اطاعت کریں گے یا پوشیدہ ہوگا جس کے ظہور کا انتظار کریں گے۔ اگرچہ حکومت باطل کے زمانہ میں وہ لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوگا مگر اس کا علم اور اس کی رائے مومنوں کے دلوں میں ثابت و برقرار ہوگی جس پر لوگ اس کے ظاہر ہونے تک عمل کریں گے اور انہی چیزوں سے مانوس رہیں گے جن کے سبب جھٹلانے والوں کو ان سے وحشت ہوتی ہے اور گمراہوں کی جماعت ان سے انکار کرتی ہے۔

بصائر الدرجات میں بسند حسن حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے انہی حضرت سے پوچھا کہ کیا بیک وقت زمین میں دو امام ہو سکتے ہیں۔ فرمایا نہیں مگر اس صورت سے کہ ایک خاموش رہے اور دوسرا امام اس سے پہلے امامت کا دعوے کرے اور اس کے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد وہ امام ہو[1]۔

دوسری فصل

اس بیان میں کہ امام کو تمام گناہوں سے معصوم ہونا چاہیئے۔ واضح ہو کہ علمائے امامیہ کا اس پر اجماع ہے کہ امام اول عمر سے آخر تک تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے معصوم ہوتا ہے۔ وہ کوئی گناہ نہ عمداً کرتا ہے نہ سہواً۔ اور اس بارے میں سوائے ابن بابویہ اور ان کے استاد محمد بن الحسن رحمہم اللہ کے کسی نے اختلاف نہیں کیا ہے۔ ان حضرات نے تجویز کی ہے کہ احکام خدا و تبلیغ رسالت کے علاوہ دوسرے معاملات میں جائز ہے کہ ان سے کسی مصلحت کی وجہ سے سہو ہو جائے۔ مثلاً نماز اور تمام عبادتوں میں سہو جائز ہے لیکن احکام و تبلیغ رسالت کے بیان میں کسی قسم کا سہو جائز نہیں جانتے اور تمام اسلامی فرقے اسمٰعیلیہ کے سوا عصمت کو شرط نہیں

[1] جو مولف فرماتے ہیں کہ وصیت کے اتصال کے بارے میں آدم سے آخر اوصیا تک اس کتاب کی پہلی جلد میں بیان کیا جا چکا ہے جس کا اعادہ طوالت کا باعث ہے۔ ۱۲

جانتے۔ مذہب امامیہ کے مطابق عقلی و نقلی دلیلیں بہت ہیں۔ ان میں سے بعض جلد اوّل میں بیان ہو چکیں اور اس بارے میں چند عقلی دلیلیں ہم پھر بیان کرتے ہیں۔

امام کے گناہوں سے معصوم ہونے کی دلیلیں۔

پہلی دلیل:- یہ کہ نصب امام کا مقتضا یہ ہے کہ رعایا سے خطا جائز ہے تو کوئی ایسا ہو کہ خطا سے انکو محفوظ رکھے۔ تو اگر اُس سے بھی خطا ممکن ہو تو وہ بھی کسی دوسرے امام کا محتاج ہوگا۔ لہٰذا یا تو تسلسل لازم آئے گا اور وہ محال ہے یا آخر میں ایک ایسے امام تک نوبت آئے گی۔ جس کے لئے خطا جائز نہ ہو تو پھر وہی امام ہوگا۔

دوسری دلیل:- امام شریعت کا محافظ ہے کیونکہ قرآن میں احکام شریعت کی تفصیل نہیں ہے۔ اسی طرح سُنّت و احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تمام احکام شرع معلوم نہیں ہوتے اور نہ اُمّت کے اجماع سے معلوم ہو سکتے ہیں کیونکہ جس اجماع میں معصوم موجود نہ ہو تو جب ہر ایک سے خطا ممکن ہے تو خطا کاروں کی پوری جماعت سے بھی خطا ممکن ہے اور قیاس سے بھی معلوم نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ دلیلوں سے اصول میں اس کے ذریعہ سے عمل کا باطل ہونا ثابت ہو چکا ہے اور اگر مان بھی لیا جائے۔ تب بھی اس کا تمام احکام شرع کا محافظ ہونا ممکن نہیں نہ برأت اصلیہ کا کیونکہ اگر اس پر عمل ہو سکتا تو پیغمبروں کا مبعوث ہونا ضروری نہ تھا لہٰذا بغیر امام کے حافظ شریعت نہیں ہو سکتا۔ اور اگر اس سے خطا جائز ہو تو عبادات و تکالیف الٰہی میں اس کے قول پر اعتماد نہیں ہو سکتا اور یہ امر غرض تکلیف یعنی احکام الٰہی کی اطاعت کے خلاف ہے۔

تیسری دلیل:- یہ کہ اگر اس سے خطا واقع ہو تو واجب ہوگا کہ لوگ اس سے انکار کریں۔ اور یہ اسکی اطاعت کے واجب ہونے کے خلاف ہے۔ جس کا حکم خدا نے دیا ہے اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ (پ ۵ سورہ النساء آیت ۵۹) یعنی اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول اور اولی الامر کی جو تم میں ہوں نیز اگر وہ معصوم نہ ہو تو ہو سکتا ہے کہ گناہ کا حکم دے اور اطاعت سے منع کرے اور رعایا پر واجب ہوگا کہ اس کے حکم کی اطاعت کریں اور معصیت میں اطاعت واجب ہونے سے یہ امر لازم آئے گا کہ ایک ہی فعل ایک طرف سے عبادت اور دوسری طرف سے معصیت ہو اور یہ امر محال ہے۔

چوتھی دلیل:- یہ کہ اگر گناہ اس سے سرزد ہو تو نصب امام کی غرض یعنی اُمّت کی فرمانبرداری اور اس کے اقوال و افعال کی اطاعت باطل ہو جائے گی اور یہ نصب امام کے منافی ہے۔ مختصر یہ کہ تمام دلائل عقلیہ کا اس کتاب میں جمع کرنا ممکن نہیں اور جو کچھ اس کتاب کی ابتدا میں اور اس جگہ مذکور

معاني الأخبار

تأليف

أبو جعفر الصدوق

محمد بن علي بن الحسين بن بابويه

المتوفى ٣٨١هـ

تحقيق

السيد محمد كاظم الموسوي





الجزء الأول

إشراف

شعبة التحقيق

قسم الشؤون الفكرية والثقافية

العتبة الحسينية المقدسة

أبا عبد الله عليه السلام عن قول الله عزَّ وجلّ: ﴿وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ﴾[1] قال: «هي الإمامة جعلها الله عزَّ وجلّ في عقب الحسين عليه السلام باقية إلى يوم القيامة»[2].

٦٤. باب

معنى عصمة الإمام

١٧٠ / ١. حدَّثنا أحمد بن محمّد بن عبد الرحمن المقري، قال: حدَّثنا أبو عمرو محمّد بن جعفر المقري الجرجاني، قال: حدَّثنا أبو بكر محمّد بن الحسن الموصلي - ببغداد - قال: حدَّثنا محمّد بن عاصم الطريفي، قال: حدَّثنا عيّاش بن يزيد بن الحسن الكحّال مولى زيد بن عليّ، قال: حدَّثني أبي، قال: حدَّثني موسى بن جعفر، عن أبيه جعفر بن محمّد، عن أبيه محمّد بن عليّ، عن أبيه عليّ بن الحسين عليه السلام قال: «الإمام منّا لا يكون إلّا معصوماً، وليست العصمة في ظاهر الخلقة فيعرف بها، ولذلك لا يكون إلّا منصوصاً».

فقيل له: يا ابن رسول الله فما معنى المعصوم؟ فقال: «هو المعتصم بحبل الله، وحبل الله هو القرآن، لايفترقان إلى يوم القيامة، والإمام يهدي إلى القرآن

١. سورة الزخرف ٤٣ : ٢٨.

٢. روى المُصنّف في علل الشرائع ١ : ٢٠٧ ح٦ عن أبي جعفر عليه السلام، وفي كمال الدين: ٣٢٣ ح٨ عن الإمام عليّ بن الحسين عليه السلام، ورواه ابن بابويه في الإمامة والتبصرة: ٤٩ : ٣٢ عن الباقر عليه السلام، والكلّ بهذا المعنى وبتفاوت يسير في اللفظ.

والقرآن يهدي إلى الإمام، وذلك قول الله عزَّ وجلّ: ﴿إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ﴾[1]».

والقرآن يهدي إلى الإمام، وذلك قول الله عزَّ وجلّ: ﴿إِنَّ هذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ﴾[1]».

١٧١ / ٢. حدَّثنا عليّ بن الفضل بن العبّاس البغدادي - بالري - المعروف بأبي الحسن الحنوطي، قال: حدَّثنا أحمد بن محمّد بن أحمد بن سليمان بن الحارث، قال: حدَّثنا محمّد بن عليّ بن خلف العطّار، قال: حدَّثنا حسين الأشقر، قال: قلتُ لهشام بن الحكم: ما معنى قولكم إنَّ الإمام لا يكون إلّا معصوماً؟.

فقال: سألت أبا عبد الله عليه السلام عن ذلك فقال: «المعصوم هو الممتنع بالله من جميع محارم الله، قال الله تبارك وتعالى: ﴿وَمَنْ يَعْتَصِمْ بِاللهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلى صِراطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾[2]».

١٧٢ / ٣. حدَّثنا محمّد بن عليّ ماجيلويه رحمه الله قال: حدَّثنا عليّ بن إبراهيم، عن أبيه، عن محمّد بن أبي عمير، قال: ما سمعت ولا استفدت من هشام بن الحكم في طول صحبتي له شيئاً أحسن من هذا الكلام في صفة عصمة الإمام، فإنّي سألته يوماً عن الإمام، أهو معصوم؟ فقال: نعم، فقلتُ: فما صفة العصمة فيه وبإي شيء تُعرف؟.

فقال: إنَّ جميع الذنوب لها أربعة أوجه ولا خامس لها: الحرص، والحسد،

١. سورة الإسراء ١٧ : ٩.

٢. سورة آل عمران ٣ : ١٠١.

والغضب، والشهوة، فهذه منفيّة عنه، لا يجوز أن يكون حريصاً على هذه الدنيا

والغضب، والشهوة، فهذه منفيّة عنه، لا يجوز أن يكون حريصاً على هذه الدنيا وهي تحت خاتمه؛ لأنّه خازن المسلمين فعلى ماذا يحرص، ولا يجوز أن يكون حسوداً؛ لأنَّ الإنسان إنّما يحسد مَنْ فوقه وليس فوقه أحد فكيف يحسد من هو دونه، ولا يجوز أن يغضب لشيء من أمور الدنيا إلّا أن يكون غضبه لله عزَّ وجلّ، فإنَّ الله عزَّ وجلّ قد فرض عليه إقامة الحدود وأن لا تأخذه في الله لومة لائم، ولا رأفة في دينه حتّى يقيم حدود الله عزَّ وجلّ، ولا يجوز له أن يتّبع الشهوات ويؤثر الدنيا على الآخرة؛ لأنَّ الله عزَّ وجلّ حبَّب إليه الآخرة كما حبَّب إلينا الدنيا، فهو ينظر إلى الآخرة كما ننظر إلى الدنيا، فهل رأيت أحداً ترك وجهاً حسناً لوجه قبيح، وطعاماً طيّباً لطعام مُرّ، وثوباً ليّناً لثوب خشن، ونعمة دائمة باقية لدنيا زائلة فانية[1].

قال أبو جعفر مُصنّفُ هذا الكتاب: ألدليل على عصمة الإمام أنَّه لّما كان كلّ كلام ينقل عن قائله يحتمل وجوهاً من التأويل، وكان أكثر القرآن والسنّة – ممّا أجمعت الفرق على أنّه صحيح لم يُغيّر ولم يُبدّل ولم يُزد فيه ولم يُنقص منه – محتملاً لوجوه كثيرة من التأويل، وجب أن يكون مع ذلك مُخبرٌ صادقٌ معصومٌ من تعمّد الكذب والغلط منبئ عمّا عنى الله ورسوله في الكتاب والسنّة على حقّ ذلك

١. رواه المُصنّف في علل الشرائع ١ : ٢٠٤ ح٢ ، والخصال: ٢١٥ ح٣٦ ، والأمالي: ٧٣١ المجلس ٩٢ ح٥ مثله.

وصدقه؛ لأنَّ الخلق مختلفون في التأويل، كلّ فرقة تميل مع القرآن والسنّة إلى مذهبها، فلو كان الله تبارك وتعالى تركهم بهذه الصفة من غير مُخبر عن كتابه صادق فيه لكان قد سوَّغ لهم الاختلاف في الدين ودعاهم إليه؛ إذ أنزل كتاباً

3 روایت ...ہم سے محمد بن علی ماجیلویہؒ نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: ہم سے علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے روایت کی، وہ کہتے ہیں:
میں نے ہشام بن حکم کی طویل رفاقت میں ان سے کوئی بات نہ سنی اور نہ ہی کوئی فائدہ حاصل کیا جو امام کی عصمت کی صفت کے بارے میں اس گفتگو سے بہتر ہو۔
میں نے ایک دن ان سے امام کے بارے میں سوال کیا کہ:
کیا امام معصوم ہوتا ہے؟
انہوں نے کہا: ہاں۔
میں نے کہا:
پھر اس میں عصمت کی صفت کیا ہے؟ اور کس چیز کے ذریعے اسے پہچانا جاتا ہے؟
انہوں نے کہا:
تمام گناہوں کے چار ہی سرچشمے ہیں، پانچواں

کوئی نہیں:
(۱) حرص
(۲) حسد
(۳) غضب
(۴) شہوت
اور یہ چاروں امام کے بارے میں منتفی ہیں۔
پس امام دنیا پر حریص نہیں ہو سکتا، جبکہ دنیا اس کی مٹھی میں ہے، کیونکہ وہ مسلمانوں کا خزانچی ہوتا ہے، تو پھر وہ کس چیز پر حرص کرے گا؟
اور وہ حسد نہیں کر سکتا، کیونکہ انسان صرف اسی سے حسد کرتا ہے جو اس سے اوپر ہو، اور اس سے اوپر کوئی نہیں؛ تو پھر وہ اپنے سے نیچے والے سے کیسے حسد کرے گا؟
اور وہ دنیاوی امور پر غضبناک نہیں ہو سکتا، الا یہ کہ اس کا غضب اللہ عزوجل کے لیے ہو؛ کیونکہ اللہ عزوجل نے اس پر حدود کے قیام کو فرض کیا ہے، اور یہ کہ اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اسے نہ روکے، اور نہ ہی دین میں کسی پر رحم کھائے، یہاں تک کہ وہ اللہ کی حدود

قائم کرے۔
اور امام کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ وہ شہوات کی پیروی کرے اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دے؛ کیونکہ اللّٰہ عزوجل نے اس کے دل میں آخرت کی محبت اسی طرح ڈال دی ہے جس طرح ہمارے دلوں میں دنیا کی محبت رکھی ہے۔
وہ آخرت کو اسی طرح دیکھتا ہے جیسے ہم دنیا کو دیکھتے ہیں۔
تو کیا تم نے کبھی دیکھا ہے کہ کوئی شخص خوبصورت چہرے کو چھوڑ کر بدصورت چہرہ اختیار کرے؟
یا لذیذ کھانے کو چھوڑ کر کڑوا کھانا پسند کرے؟
یا نرم لباس چھوڑ کر کھردرا لباس پہن لے؟
یا ہمیشہ باقی رہنے والی دائمی نعمت کو چھوڑ کر فانی اور زائل ہونے والی دنیا کو اختیار کرے؟

اردو ترجمہ

ہم سے احمد بن محمد بن عبد الرحمن المقری نے روایت کی، انہوں نے کہا: ہم سے ابو عمرو محمد بن جعفر المقری الجرجانی نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: ہم سے ابو بکر محمد بن الحسن الموصلی (بغداد میں) نے روایت کی، انہوں نے کہا: ہم سے محمد بن عاصم الطریفی نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: ہم سے عباس بن یزید بن الحسن الکحال، جو زید بن علی کے آزاد کردہ غلام تھے، نے روایت کی، انہوں نے کہا: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، انہوں نے کہا: مجھ سے موسیٰ بن جعفر نے اپنے والد جعفر بن محمد سے، انہوں نے اپنے والد محمد بن علی سے، انہوں نے اپنے والد علی بن الحسین (علیہم السلام) سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا: ہم میں سے امام وہی ہوتا ہے جو معصوم ہو، اور عصمت ظاہری جسمانی ساخت میں نہیں ہوتی کہ اس کے ذریعے پہچانی جا سکے، اسی لیے امام صرف نص (الٰہی و معصوم کی تعیین) سے ہی مقرر ہوتا ہے۔

راوی کہتا ہے: ان سے پوچھا گیا:
اے فرزندِ رسول! معصوم کا کیا معنی ہے؟

تو آپؑ نے فرمایا: معصوم وہ ہے جو اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہو، اور اللہ کی رسی قرآن ہے، اور یہ دونوں قیامت تک ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے۔
امام قرآن کی طرف ہدایت کرتا ہے اور قرآن امام کی طرف ہدایت کرتا ہے، اور یہی اللہ عزوجل کا فرمان ہے:
"یقیناً یہ قرآن اس راستے کی ہدایت کرتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھا ہے"

دوسری روایت

ہم سے علی بن الفضل بن العباس البغدادی، (ری میں) المعروف ابو الحسن الحنوطی نے روایت کی، انہوں نے کہا: ہم سے احمد بن محمد بن (احمد بن) سلیمان بن الحارث نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہم سے

محمد بن علی بن خلف العطار نے روایت کی، انہوں نے کہا: ہم سے حسین الاشقر نے بیان کیا، انہوں نے کہا:

میں نے ہشام بن حکم سے پوچھا:
تمہارا یہ قول کہ "امام صرف معصوم ہی ہوتا ہے" اس کا کیا مطلب ہے؟

تو انہوں نے کہا:
میں نے اس بارے میں ابو عبد اللہ (امام جعفر صادقؑ) سے سوال کیا تھا، تو آپؑ نے فرمایا: معصوم وہ ہے جو اللہ کے سہارے، اللہ کی تمام حرام کردہ چیزوں سے محفوظ رہتا ہو۔
اور اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے:

اور جو اللہ کو مضبوطی سے تھام لے، تو یقیناً وہ سیدھی راہ کی طرف ہدایت پا گیا

3) صاحبان وحی الہی ہیں

باب نمبر (۱۸)

فرشتے ائمہؑ کے گھروں میں داخل ہوتے اور اُن کی مسند پر جلوہ افروز ہوتے

حدیث ① حدثنا یعقوب بن یزید عن ابن سنان عن مسمع کردین قال قلت لابی عبدالله علیه السلام انی اعتللت (فکنت اذا) اکلت عند الرجل تأذیت به وانی اکلت من طعامك ولم اتأذ به قال انك لتأكل طعام قوم تصافحهم الملائكة على فرشهم قال قلت ويظهرون لكم؟ قال هم الطف بصبياننا منا.

مسمع کردین نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا: میں مریض ہوں میں نے ایک شخص کے ساتھ کھانا کھایا تو مجھے اس سے اذیت ہوئی اور آپؑ کے ساتھ کھانا کھایا تو مجھے کچھ اذیت نہیں ہوئی۔ آپؑ نے فرمایا: تم نے اس قوم کے ساتھ کھانا کھایا ہے جن کے ساتھ فرشتے ان کے فرش پر مصافحہ کرتے ہیں۔ (راوی کہتا ہے) میں نے کہا وہ آپؑ کے سامنے ظاہر ہوتے ہیں؟۔ فرمایا: وہ ہمارے بچوں کے ساتھ ہم سے زیادہ مہربان ہیں۔

حدیث ② حدثنا احمد بن محمد عن البرقی عن محمد بن القاسم عن الحسین بن ابی العلا عن ابی عبدالله علیه السلام قال یاحسین بیوتنا مهبط

الملائکۃ ومنزل الوحی وضرب بیدہ إلی مساور فی البیت فقال یاحسین مساور واللہ طال ما اتکت علیہا الملئکۃ وربما التقطنا من زغبہا.

حسین بن ابی العلاء نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: اے حسین! ہمارے گھر فرشتوں کے اترنے کی جگہ اور وحی کے نازل ہونے کی جگہ ہیں۔ پھر اپنے گھر کے تکیوں کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: اے حسین! ان مسندوں پر دیر تک فرشتے تکیہ لگائے رہے حتیٰ کہ بعض اوقات ہم ان کی زلفیں دیکھ لیا کرتے۔

حدیث ۳ حدثنا عمران بن موسی عن موسی بن جعفر عن الحسن بن علی قال حدثنا عبداللہ بن سہل الاشعری عن ابیہ عن ابی الیسع قال دخل حمران بن اعین علی ابی جعفر علیہ السلام وقال لہ جعلت فداك یبلغنا ان الملائکۃ تنزل علیکم فقال (ان الملائکۃ) واللہ لتنزل علینا تطأ فرشنا اما تقراء کتاب اللہ تعالی ((ان الذین) قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون).

ابی الیسع نے بیان کیا کہ حمران بن اعین ابو جعفر علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ آپؑ کے گھر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہمارے گھر فرشتے نازل ہوتے ہیں ہمارے فرش پر بیٹھا کرتے ہیں کیا تم نے کتاب اللہ میں یہ بات نہیں پڑھی ﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَاَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّۃِ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ﴾ ''یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے پھر وہ (اِس قول پر) قائم رہے اُن پر فرشتے نازل ہوں گے (اور کہیں گے) تم خوف نہ کرو اور نہ غم کھاؤ اور تمھیں اس جنت کی خوشخبری ہو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا''

الملائکة ومنزل الوحی وضرب بیدہ إلی مساور فی البیت فقال یاحسین مساور واللہ طال ما اتکت علیھا الملئکة وربما التقطنا من زغبھا.

حسین بن ابی العلاء نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: اے حسین! ہمارے گھر فرشتوں کے اترنے کی جگہ اور وحی کے نازل ہونے کی جگہ ہیں۔ پھر اپنے گھر کے تکیوں کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: اے حسین! ان مسندوں پر دیر تک فرشتے تکیہ لگائے رہے حتیٰ کہ بعض اوقات ہم ان کی زلفیں دیکھ لیا کرتے۔

حدیث ۳ حدثنا عمران بن موسی عن موسی بن جعفر عن الحسن بن علی قال حدثنا عبداللہ بن سهل الاشعری عن ابیه عن ابی الیسع قال دخل حمران بن اعین علی ابی جعفر علیه السلام وقال له جعلت فداك یبلغنا ان الملائکة تنزل علیکم فقال (ان الملائکة) واللہ لتنزل علینا تطأ فرشنا اما تقراء کتاب اللہ تعالی ((ان الذین) قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکة الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون).

ابی الیسع نے بیان کیا کہ حمران بن اعین ابوجعفر علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ آپؑ کے گھر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہمارے گھر فرشتے نازل ہوتے ہیں ہمارے فرش پر بیٹھا کرتے ہیں کیا تم نے کتاب اللہ میں یہ بات نہیں پڑھی ﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَاَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّۃِ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ﴾ ”یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے پھر وہ (اِس قول پر) قائم رہے اُن پر فرشتے نازل ہوں گے (اور کہیں گے) تم خوف نہ کرو اور نہ غم کھاؤ اور تمھیں اس جنت کی خوشخبری ہو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا“

حدیث ⑦ حدثنا عبداللہ بن عامر عن العباس بن معروف عن عبداللہ بن عبدالرحمن البصری عن ابی المغرا عن ابی بصیر عن خیثمة عن ابی جعفر علیہ السلام قال سمعتہ یقول نحن الذین الینا تختلف الملائکة.

خیثمہ نے بیان کیا میں نے ابوجعفر علیہ السلام کو فرماتے سنا: ہم ہی وہ لوگ ہیں جن کے گھر فرشتوں کا آنا جانا رہتا ہے۔

حدیث ⑧ حدثنا احمد بن محمد عن البرقی عن علی بن الحکم عن مالک عن ابی حمزة الثمالی عن ابی جعفر علیہ السلام قال منا من یسمع الصوت ولایری الصورة وان الملائکة لتزاحمنا علی تکأتنا وانا لنأخذ من زغبهم فنجعله سخابا لاولادنا.

ابوحمزہ الثمالی نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: ہم میں ایسے افراد بھی ہیں جو آواز ہی سنتے ہیں اور صورت نہیں دیکھ سکتے یقیناً فرشتوں کا ہماری مسندوں پر اژدہام رہتا ہے اور ہم ان کے پَروں کے گرنے والے ذرّوں کو اٹھالیتے ہیں اور ان سے اپنے بچوں کے لیے ہار بناتے ہیں۔

حدیث ⑨ حدثنا احمد بن محمد وعبداللہ بن عامر عن ابن سنان عن مسمع کردین البصری قال کنت لا ازید علی اکلة فی اللیل والنهار فربما استأذنت علی ابی عبداللہ علیہ السلام (واجد المائدة قد رفعت) لعلی لا اراها بین یدیه فاذا دخلت دعا بها فاصبت معه من الطعام ولا اتأذی بذلك واذا عقبت بالطعام عند غیره لم اقدر علی ان اقر ولم انم من النفخة فشکوت ذلك الیه واخبرته بانی اذا اکلت عنده لم اتأذ به فقال یا اباسیار

انك لتأكل طعام قوم صالحين تصافحهم الملائكة على فرشهم قال قلت يظهرون لكم؟ قال فمسح يده على بعض صبيانه فقال هم الطف بصبياننا منا بهم.

مسمع کردین البصری نے بیان کیا کہ میں دن رات میں ایک لقمہ سے زیادہ نہیں کھا پاتا تھا لیکن بعض اوقات میں ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوتا اور میں آپؑ کے سامنے دسترخوان لگا نہیں دیکھتا یا آپؑ کا دسترخوان اٹھا لیا گیا ہوتا تو آپؑ کھانا منگواتے میں آپؑ کے ساتھ کھانا کھاتا اور مجھے بالکل تکلیف نہ ہوتی اور جب میں آپؑ کے علاوہ کسی کے ساتھ کھانا کھاتا تو میری طبیعت خراب ہو جاتی اور میرا پیٹ پھول جاتا جس کی وجہ سے مجھے نیند نہیں آتی تھی میں نے آپؑ کے سامنے یہ ماجرہ ذکر کیا کہ جب میں آپؑ کے ساتھ کھانا کھاتا ہوں تو مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوتی پس آپؑ نے فرمایا: اے ابوسیار! تم اس صالح قوم کے ساتھ کھانا کھاتے ہو جن سے فرشتے ان کے فرش پر بھی مصافحہ کرتے ہیں۔ میں نے کہا کیا وہ آپؑ کے سامنے ظاہر ہوتے ہیں؟۔ آپؑ نے اپنے بعض بچوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے فرمایا: وہ ہمارے بچوں کے ساتھ ہم سے زیادہ مہربان ہیں۔

حدیث ⑩ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن البرقی عن فضالة بن ایوب عن شعیب عن الحارث النصری قال رایت علی بعض صبیانهم تعویذا فقلت جعلنی الله فداك اما یكره تعویذ القرآن یعلق علی الصبی؟ قال ان ذا لیس بذا انما ذا من ریش الملائكة (ان الملائكة) تطاء فرشنا وتمسح رؤس صبیاننا.

حارث نصری نے بیان کیا کہ میں نے آپؑ کے بعض بچوں کے گلے میں تعویز دیکھا میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا بچوں کے گلوں میں تعویز لٹکانا برا نہیں سمجھا جاتا؟۔ آپؑ نے فرمایا: ایسا کچھ

نہیں ہے یہ فرشتوں کے پَر ہیں فرشتے ہمارے فرش پر آتے اور ہمارے بچوں کے سروں پر ہاتھ پھیرتے ہیں۔

حدیث ⑪ حدثنا عبدالله بن عبدالرحمن عن حماد بن عیسی عن الحسین بن المختار عن عبدالحمید الطائی قال سمعت ابا عبدالله علیه السلام یقول انهم لیأتونا ویسلمون ونثنی لهم وسائدنا یعنی الملائکة.

عبدالحمید الطائی نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا: فرشتے ہمارے گھر آیا کرتے ہیں اور سلام کہتے ہیں اور ہم ان کے لیے تکیے لگاتے ہیں۔

حدیث ⑫ حدثنا ابراهیم بن هاشم عن صالح عن جعفر بن بشیر عن (علی بن الحکیم عن مالك ابن عطیة) عن ابی حمزة عن ابی جعفر علیه السلام قال ان الملائکة لتزاحمنا (علی تکأتنا) وانا لنأخذ من زغبهم فنجعله سخابا لاولادنا.

ابوحمزہ الثمالی نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: ہماری مسندوں پر فرشتوں کا اژدہام رہتا ہے اور ہم ان کے پَروں کے گرے ہوئے ٹکڑے پکڑ لیتے ہیں اور ان سے اپنے بچوں کے لیے ہار تیار کرتے ہیں۔

حدیث ⑬ حدثنا ابراهیم بن اسحق عن عبدالله بن حماد عن المفضل بن عمر قال دخلت علی ابی عبدالله علیه السلام فبینا انا جالس عنده اذا قبل موسی ابنه وفی رقبته قلادة فیها ریش غلاظ فدعوت به فقبلته وضممته إلی ثم قلت لابی عبدالله علیه السلام جعلت فداك ای شئ

رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ﴾ ''یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے پھر وہ (اس قول پر) قائم رہے اُن پر فرشتے نازل ہوں گے (اور کہیں گے) تم خوف نہ کرو اور نہ غم کھاؤ اور تمھیں اس جنت کی خوشخبری ہو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا (سجدہ۔۳۰) کے متعلق پوچھا۔ آپؑ نے فرمایا: اِن سے مراد آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کے امام ہیں۔

حدیث ⑯ حدثنا محمد بن الحسين عن احمد بن محمد بن ابی نصر عن عبد الكريم عن سليمان بن خالد قال تلا ابو عبد الله عليه السلام هذه الاية (ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل عليهم الملائكة الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التی كنتم توعدون) إلى آخر الاية (فقال) اما والله يا سليمان لربما اتكأناهم وسائدنا فی بيوتنا.

سلیمان بن خالد نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے یہ آیت مبارک تلاوت فرمائی ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ﴾ پھر فرمایا: اے سلیمان! اللہ کی قسم بعض اوقات ہم ان فرشتوں کے لیے تکیے لگاتے ہیں۔

حدیث ⑰ حدثنا احمد بن الحسين عن الحسن بن برة الاصم عن ابی (ابن بكير، عن) ابی عبد الله عليه السلام قال سمعته يقول ان الملائكة لتنزل علينا فی رحالنا وتتقلب علی فرشنا وتحضر موائدنا وتأتينا من كل نبات فی زمانه رطب ويابس وتقلب علينا اجنحتها وتقلب اجنحتها علی صبياننا، وتمنع الدواب ان تصل الينا وتأتينا فی وقت كل صلوة لتصليها

معنا وما من یوم یأتی علینا ولا لیل الا واخبار الارض عندنا وما یحدث فیها وما من ملك یموت فی الارض ویقوم غیرہ الا وتأتینا بخبرہ وکیف کان سیرته فی الدنیا.

ابن بکیر نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا: فرشتے ہمارے گھروں میں اترتے ہیں ہمارے فرش پر بیٹھتے اور ہمارے دسترخوانوں پر حاضر ہوتے ہیں ہمارے پاس موسم کی ہر طرح کی رطب و یابس (تر اور خشک) نباتات لاتے ہیں ہمارے اوپر اپنے پَر پھیلاتے اور ہمارے بچوں پر اپنے پَر پھیلاتے ہیں جانوروں کو ہم تک پہنچنے سے روکتے ہیں اور نماز کے وقت ہمارے ساتھ نماز ادا کرنے کے لیے آتے ہیں۔ کوئی دن اور رات ایسے نہیں کہ جن میں زمین اور اس پر رونما ہونے والے حوادثات کے متعلق ہمارے پاس خبریں نہ ہوں دنیا میں کوئی بھی بادشاہ فوت ہو جائے اور اس کی جگہ دوسرا آ جائے تو اس کی خبر بھی ہمارے پاس پہنچ جاتی ہے اور یہ بھی کہ اس کا دنیا میں کردار کیسا تھا۔

حدیث ۱۸ حدثنا ابراهیم بن هاشم او احمد بن الحسین عن ابیه عن عبدالکریم عن سلیمان بن خالد قال سمعت اباعبدالله علیه السلام یقول (تتنزل علیهم الملائکة الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون (نحن اولیاء کم فی الحیوة الدنیا وفی الاخرة ولکم فیها ماتشتهی انفسکم ولکم فیها ماتدعون) نزلا من غفور رحیم) ثم قال والله انا لنتکیهم علی وسائدنا.

سلیمان بن خالد نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا ﴿تَتَنَزَّلُ عَلَیۡهِمُ الۡمَلٰٓئِکَةُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَاَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّةِ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ۝ نَحۡنُ

اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِىْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝٣١ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝٣٢﴾ اُن پر فرشتے نازل ہوں گے (اور کہیں گے) تم خوف نہ کرو اور نہ غم کھاؤ اور تمھیں اس جنت کی خوشخبری ہو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ ہم دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی تمھارے دوست ہیں اور جو کچھ تمھارا جی چاہے گا اس (جنت) میں تمھارے لئے (موجود ہے)۔ (یہ) مہمانی بڑے بخشنے والے رحم کرنے والے (اللہ) کی طرف سے ہے" (سجدہ۔۳۰ تا ۳۲) پھر فرمایا: اللہ کی قسم! ہم انہیں (ملائکہ کو) اپنی مسندوں پر ٹیک لگا کر بٹھاتے ہیں۔

حدیث ⑲ حدثنا احمد بن محمد عن الحسن بن محبوب (عن ابی ایوب) عن ابی بصیر قال سألت ابا عبدالله علیه السلام عن قول الله تعالی (ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا) قال یا ابا محمد هم الائمة من آل محمد فقلت له (تتنزل علیهم الملائکة)؟ (فقال یا بامحمد تتنزل علینا الملائکة) عند الموت بالبشری (الا تخافوا ولا تحزنوا) وهی والله تجری فیمن استقام من شیعتنا وسکت لامرنا وکتم حدیثنا ولم یوزعه عند عدونا.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اللہ کے فرمان ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا﴾ "یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے پھر وہ (اِس قول پر) قائم رہے" کے متعلق پوچھا۔ آپؑ نے فرمایا: اے ابومحمد! وہ آل محمد علیہم السلام کے امام ہیں۔ میں نے کہا: ﴿تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ﴾ "اُن پر فرشتے نازل ہوں گے" فرمایا: اے ابومحمد! موت کے وقت خوشخبری دینے کے لیے ہمارے پاس فرشتے آتے ہیں کہ ﴿اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا﴾ "تم خوف نہ کرو اور نہ غم کھاؤ" اللہ کی قسم ہمارے شیعوں میں سے جو اس پر قائم رہا اور ہمارے حکم کو

قبول کیا ہماری بات کو چھپایا اور اسے ہمارے دشمنوں کے سامنے ظاہر نہ کیا اس کیلئے بھی یہی سلسلہ جاری ہے۔

حدیث ۲۰ حدثنا ابراهیم بن هاشم عن عبدالله بن حماد عن المفضل بن عمر قال دخلت علی ابی عبدالله علیه السلام فبینا انا عنده جالس اذ اقبل موسی ابنه وفی رقبته قلادة فیها ریش غلاظ فدعوت به فقبلته وضممته إلی ثم قلت لابی عبدالله علیه السلام جعلت فداك ای شیٔ هذا الذی فی رقبة موسی؟ فقال هذا من اجنحة الملائکة قال قلت وانها لتأتینکم؟ فقال نعم انها لتأتینا وتعفر فی فرشنا وان هذا الذی فی رقبة موسی من اجنحتها.

مفضل بن عمر نے بیان کیا کہ میں ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا کہ آپؑ کے صاحبزادے موسیٰ کاظم علیہ السلام تشریف لائے اور اِن کے گلے میں سخت بالوں کا ہار تھا میں نے انہیں بلایا بوسہ دیا اور گلے لگایا پھر میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں یہ موسیٰ علیہ السلام کے گلے میں کیا چیز ہے؟۔ فرمایا: یہ فرشتوں کے پَر ہیں۔ میں نے کہا: وہ آپؑ کے پاس آتے ہیں؟۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں وہ ہمارے پاس آتے ہیں اور ہمارے فرش میں داخل ہوتے ہیں اور موسیٰ علیہ السلام کے گلے میں انہی کے پَر ہیں۔

حدیث ۲۱ حدثنا احمد عن الحسین عن الحسن بن برة الاصم عن ابن بکیر عن ابی عبدالله علیه السلام قال سمعته یقول ان الملائکة لتتنزل علینا فی رحالنا وتتقلب علی فرشنا وتحضر موائدنا وتأتینا من کل نبات فی زمانه رطب ویابس وتقلب صبیاننا وتمنع الدواب ان تصل الینا وتأتینا فی

وقت کل صلوۃ لتصلیها معنا وما من یوم یأتی علینا ولا لیل الا واخبار اهل الارض عندنا وما یحدث فیها وما من ملك یموت فی ارض ویقوم غیره الا وتأتینا بخبره وکیف کان سیرته فی الدنیا.

ابن بکیر نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا: فرشتے ہمارے گھروں میں اترتے ہیں ہمارے فرش پر بیٹھتے اور ہمارے دسترخوانوں پر حاضر ہوتے ہیں ہمارے پاس موسم کی ہر طرح کی رطب و یابس (تر اور خشک) نباتات لاتے ہیں ہمارے اوپر اپنے پَر پھیلاتے اور ہمارے بچوں پر اپنے پَر پھیلاتے ہیں جانوروں کو ہم تک پہنچنے سے روکتے ہیں اور ہر نماز کے وقت ہمارے ساتھ نماز ادا کرنے کے لیے آتے ہیں ہمارے پاس زمین والوں کی ہر دن اور ہر رات کی خبریں ہوتی ہیں اور زمین پر ہونے والے واقعات کی خبریں بھی ہوتی ہیں کوئی بادشاہ فوت ہو جائے اور اس کی جگہ کوئی اور آ جائے تو اس کی خبر بھی لاتے ہیں اور یہ بھی بتاتے ہیں کہ دنیا میں اس کا کردار کیسا تھا۔

حدیث ۴۲ حدثنا محمد بن الحسین (عن محمد) بن اسلم عن علی بن ابی حمزة عن ابی الحسن موسی بن جعفر علیه السلام قال سمعته یقول ما من ملك یهبطه الله فی امر (مما یهبطه له) الا بدأ بالامام فعرض ذلك علیه وان مختلف الملائکة من عند الله تبارك وتعالی إلی صاحب هذا الامر.

علی بن ابی حمزہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے سنا آپؑ فرما رہے تھے: جس فرشتے کو بھی اللہ تعالیٰ اپنا اَمر دے کر زمین پر بھیجتا ہے وہ امامؑ سے اس کی ابتداء کرتا ہے پس وہ اس اَمر کو امامؑ پر پیش کرتا ہے اور مختلف فرشتے اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے صاحب اَمر کی طرف آتے ہیں۔

نَبِيّاً ، واتَّخَذَهُ نَبِيّاً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ رَسُولاً ، واتَّخَذَهُ رَسُولاً قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ خَلِيلًا ، واتَّخَذَهُ خَلِيلًا قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ إِمَاماً ، فَلَمَّا جَمَعَ لَهُ هَذِهِ الأَشْيَاءَ - وقَبَضَ يَدَهُ - قَالَ لَهُ : يَا إِبْرَاهِيمُ ﴿إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا﴾ ، فَمِنْ عِظَمِهَا فِي عَيْنِ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام قَالَ : يَا رَبِّ ﴿وَمِن ذُرِّيَّتِي قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ﴾ [البقرة: ١٢٤].

٦٠ - باب الْفَرْقِ بَيْنَ الرَّسُولِ وَالنَّبِيِّ وَالْمُحَدَّثِ

١ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وجَلَّ : ﴿وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا﴾ [مريم: ٥١] مَا الرَّسُولُ ومَا النَّبِيُّ؟ قَالَ : النَّبِيُّ الَّذِي يَرَى فِي مَنَامِهِ ويَسْمَعُ الصَّوْتَ ولَا يُعَايِنُ الْمَلَكَ ، والرَّسُولُ الَّذِي يَسْمَعُ الصَّوْتَ ويَرَى فِي الْمَنَامِ ويُعَايِنُ الْمَلَكَ ، قُلْتُ : الإِمَامُ مَا مَنْزِلَتُهُ؟ قَالَ : يَسْمَعُ الصَّوْتَ ولَا يَرَى ولَا يُعَايِنُ الْمَلَكَ ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الآيَةَ : وما أَرْسَلْنا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ ولا نَبِيٍّ ولَا مُحَدَّثٍ .

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ قَالَ : كَتَبَ الْحَسَنُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمَعْرُوفِيُّ إِلَى الرِّضَا عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَخْبِرْنِي مَا الْفَرْقُ بَيْنَ الرَّسُولِ والنَّبِيِّ والإِمَامِ؟ قَالَ : فَكَتَبَ أَوْ قَالَ : الْفَرْقُ بَيْنَ الرَّسُولِ والنَّبِيِّ والإِمَامِ ، أَنَّ الرَّسُولَ الَّذِي يُنْزَلُ عَلَيْهِ جَبْرَائِيلُ فَيَرَاهُ ويَسْمَعُ كَلَامَهُ ويُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ ورُبَّمَا رَأَى فِي مَنَامِهِ نَحْوَ رُؤْيَا إِبْرَاهِيمَ عليه السلام ، والنَّبِيُّ رُبَّمَا سَمِعَ الْكَلَامَ ورُبَّمَا رَأَى الشَّخْصَ ولَمْ يَسْمَعْ ، والإِمَامُ هُوَ الَّذِي يَسْمَعُ الْكَلَامَ ولَا يَرَى الشَّخْصَ .

٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الأَحْوَلِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنِ الرَّسُولِ والنَّبِيِّ والْمُحَدَّثِ ، قَالَ : الرَّسُولُ الَّذِي يَأْتِيهِ جَبْرَائِيلُ قُبُلًا فَيَرَاهُ ويُكَلِّمُهُ فَهَذَا الرَّسُولُ ، وأَمَّا النَّبِيُّ فَهُوَ الَّذِي يَرَى فِي مَنَامِهِ نَحْوَ رُؤْيَا إِبْرَاهِيمَ ونَحْوَ مَا كَانَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله مِنْ أَسْبَابِ النُّبُوَّةِ قَبْلَ الْوَحْيِ حَتَّى أَتَاهُ جَبْرَائِيلُ عليه السلام مِنْ عِنْدِ اللهِ بِالرِّسَالَةِ ، وكَانَ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله حِينَ جُمِعَ لَهُ النُّبُوَّةُ وجَاءَتْهُ الرِّسَالَةُ مِنْ عِنْدِ اللهِ يَجِيئُهُ بِهَا جَبْرَائِيلُ ويُكَلِّمُهُ بِهَا قُبُلًا ، ومِنَ الأَنْبِيَاءِ مَنْ جُمِعَ لَهُ النُّبُوَّةُ ويَرَى فِي مَنَامِهِ ويَأْتِيهِ الرُّوحُ ويُكَلِّمُهُ ويُحَدِّثُهُ ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ يَرَى فِي الْيَقَظَةِ ، وأَمَّا الْمُحَدَّثُ فَهُوَ الَّذِي يُحَدَّثُ فَيَسْمَعُ ، ولَا يُعَايِنُ ولَا يَرَى فِي مَنَامِهِ .

٤ - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ومُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَعْقُوبَ الْهَاشِمِيِّ ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وأَبِي عَبْدِ اللهِ عليهما السلام فِي قَوْلِهِ عَزَّ وجَلَّ : وما أَرْسَلْنا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ ولا نَبِيٍّ ولَا مُحَدَّثٍ قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ لَيْسَتْ هَذِهِ قِرَاءَتَنَا فَمَا الرَّسُولُ والنَّبِيُّ والْمُحَدَّثُ؟ قَالَ : الرَّسُولُ الَّذِي يَظْهَرُ لَهُ الْمَلَكُ فَيُكَلِّمُهُ ، والنَّبِيُّ هُوَ الَّذِي يَرَى فِي مَنَامِهِ ، ورُبَّمَا اجْتَمَعَتِ النُّبُوَّةُ والرِّسَالَةُ لِوَاحِدٍ ، والْمُحَدَّثُ الَّذِي يَسْمَعُ الصَّوْتَ ولَا يَرَى الصُّورَةَ ، قَالَ : قُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللهُ كَيْفَ يَعْلَمُ أَنَّ الَّذِي رَأَى فِي النَّوْمِ حَقٌّ ، وأَنَّهُ مِنَ الْمَلَكِ؟ قَالَ : يُوَفَّقُ لِذَلِكَ حَتَّى يَعْرِفَهُ ، لَقَدْ خَتَمَ اللهُ بِكِتَابِكُمُ الْكُتُبَ وخَتَمَ بِنَبِيِّكُمُ الأَنْبِيَاءَ .

4) مفترض الاطاعت

٣۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا کہ ہم وہ لوگ ہیں جن کی اطاعت اللہ نے فرض کی ہے اور تم نے امام بنایا ہے اس کو جو اپنی جہالت کی وجہ سے لوگوں کو معذور نہیں بنا سکتا۔

٤ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكاً عَظِيماً» قَالَ : الطَّاعَةُ الْمَفْرُوضَةُ .

٤۔ آیہ اور ہم نے ان کو ملک عظیم دیا" کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سے مراد ہماری وہ اطاعت ہے جو لوگوں پر فرض کی گئی ہے۔

٥ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَّاطِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْعَطَّارِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : أَشْرِكَ بَيْنَ الْأَوْصِيَاءِ وَ الرُّسُلِ فِي الطَّاعَةِ .

٥۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ کہتے سنا کہ اوصیاء و مرسلین کی اطاعت میں شریک ہوں۔

٦ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : نَحْنُ قَوْمٌ فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ طَاعَتَنَا ، لَنَا الْأَنْفَالُ وَ لَنَا صَفْوُ الْمَالِ وَ نَحْنُ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ وَ نَحْنُ الْمَحْسُودُونَ الَّذِينَ قَالَ اللهُ : «أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ» .

٦۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم وہ ہیں کہ خدا نے ہماری اطاعت کو فرض کیا ہے ہمارے لئے مال غنیمت ہے اور ہر قسم کا پاک و صاف مال۔ ہم راسخون فی العلم ہیں اور ہم ہی وہ محسود ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے کیا وہ حسد کرتے ہیں اس چیز پر جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دے رکھی ہے۔

٧ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ : ذَكَرْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَوْلَنَا فِي الْأَوْصِيَاءِ أَنَّ طَاعَتَهُمْ مُفْتَرَضَةٌ قَالَ : فَقَالَ : نَعَمْ هُمُ الَّذِينَ قَالَ اللهُ تَعَالَى : «أَطِيعُوا اللهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ»(٢) وَ هُمُ الَّذِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ «إِنَّمَا

لنا صفو المال ونحن الرّاسخون في العلم، ونحن المحسودون الّذين قال الله: «أم يحسدون الناس على ما آتاهم الله من فضله»[1].

٧ـ أحمد بن محمّد، عن عليّ بن الحكم، عن الحسين بن أبي العلاء قال: ذكرت لأبي عبدالله عليه السلام قولنا في الأوصياء أنّ طاعتهم مفترضه قال: فقال: نعم، هم الّذين قال الله تعالى: «أطيعوا الله وأطيعوا الرسول واُولي الأمر منكم»[2] وهم الّذين قال الله

كلّ ما أخذ في دار الحرب بغير قتال، وكلّ أرض إنجلى أهلها عنها بغير قتال، وميراث من لا وارث له، وقطايع الملوك إذا كانت في أيديهم بغير غصب، والآجام وبطون الأودية، والارضون الموات وغير ذلك ممّا هو مذكور في مواضعه.

وقالا عليهما السلام: هي لله وللرّسول، وبعده لمن قام مقامه، يصرفه حيث شاء من مصالح نفسه، ليس لأحد فيه شيء «انتهى».

«ولنا صفو المال» اى خالصه ومختاره، من صفايا ملوك أهل الحرب وقطايعهم وغير ذلك ممّا يصطفى من الغنيمة، كالفرس الجواد والثوب المرتفع، والجارية الحسناء والسّيف الفاخر وأضرابها «ونحن الراسخون في العلم» الممدوحون في القرآن كما سيأتي وكذا يأتي ذكر المحسودين إنشاء الله.

الحديث السابع: حسن كالصحيح.

«واُولي الأمر منكم» قال الطّبرسي رحمه الله: للمفسّرين فيه قولان: أحدهما أنّهم الامراء، والآخر أنّهم العلماء، وأمّا أصحابنا فانهّم رووا عن الباقر والصّادق عليهما السلام انّ أولي الأمر هم الأئمّة من آل محمّد عليهم السلام أوجب الله طاعتهم بالاطلاق، كما أوجب طاعته وطاعة رسوله، ولايجوز أن يوجب الله طاعة أحد على الاطلاق إلاّ من ثبتت عصمته، وعلم أنّ باطنه كظاهره وأمن منه الغلط والامر بالقبيح، وليس ذلك بحاصل في الامراء ولا العلماء سواهم، جلّ الله سبحانه أن يأمر بطاعة من يعصيه، وبالانقياد للمختلفين بالقول والفعل، لأنّه محال أن يطاع المختلفون كما أنّه محال

---

(١) سورة النساء: ٥٤. (٢) سورة النساء: ٥٩.

عزّ وجلّ: «إنّما وليّكم الله ورسوله والّذين آمنوا»[1]

أن يجتمع ما اختلفوا فيه.

وأنتم تأتمّون بمن لايعذر الناس بجهالته .

٤ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن الحسين بن سعيد ، عن حمّاد بن عيسى عن الحسين بن المختار ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي جعفر عليه السلام في قول الله عزّ وجلّ : «وآتيناهم ملكاً عظيماً»[1] قال : الطاعة المفروضة .

٥ـ عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن سنان ، عن أبي خالد القمّاط عن أبي الحسن العطّار قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : أشرك بين الأوصياء و الرُّسل في الطاعة .

٦ـ أحمد بن محمّد ، عن محمّد بن أبي عمير ، عن سيف بن عميرة ، عن أبي الصباح الكنانيّ قال : قال أبوعبد الله عليه السلام : نحن قوم فرض الله عزّ وجلّ طاعتنا ، لنا الأنفال ، و

المخالفون أو الأعمّ «بجهالته» لوضوح الامر و إن خفي عليهم فبتقصيرهم أولكونه من أعظم أركان الايمان وربّما يخصّ بغير المستضعفين .

الحديث الرابع : مرسل .

قوله : الطّاعة المفروضة ، أي الامامة الّتي هي رياسة عامّة على النّاس ، وفرض الطّاعة من الله والانقيادلهم ، فانّه خلافة من الله ، وملك وسلطنة عظيمة لايدانيه شيء من مراتب الملك والسّلطنة .

الحديث الخامس: ضعيف على المشهور .

قوله عليه السلام : «أشرك» على صيغة الامر أوالماضي المجهول أو المعلوم ، والفاعل الضّمير الراجع إلى الله بقرينة المقام ، والأوسط أظهر، أي وجوب الطّاعة غير مختص بالأنبياء بل الأوصياء أيضاً مشتركون معهم .

الحديث السادس صحيح .

والانفال جمع نفل بالفتح وبالتحريك وهوالزيادة ، والمراد هناما جعله الله تعالى للنبيّ في حياته وبعده للامام زائداً على الخمس وغيره ممّا اشترك فيه معه غيره ، قال في مجمع البيان : قدصحّت الرواية عن أبي جعفر وأبي عبدالله عليهما السلام أنّهما قالا: الانفال

(١) سورة النساء : ٥٤ .

لنا صفو المال ونحن الرّاسخون في العلم ، ونحن المحسودون الّذين قال الله : «أم يحسدون الناس على ما آتاهم الله من فضله»[1] .

٧ـ أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن الحسين بن أبي العلاء قال : ذكرت لأبي عبدالله عليه السلام قولنا في الأوصياء أنّ طاعتهم مفترضة قال : فقال : نعم ، هم الّذين قال الله تعالى : «أطيعوا الله وأطيعوا الرسول واُولي الأمر منكم»[2] وهم الّذين قال الله

٨ـ وبهذا الإسناد، عن أحمد بن محمّد، عن معمر بن خلاّد قال: سأل رجلٌ فارسيٌّ أبا الحسن عليه السلام فقال: طاعتك مفترضة؟ فقال: نعم، قال: مثل طاعة عليّ ابن أبي طالب عليه السلام؟ فقال: نعم.

٩ـ وبهذا الاسناد، عن أحمد بن محمّد، عن عليّ بن الحكم، عن عليّ بن أبي حمزة عن أبي بصير، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: سألته عن الأئمّة هل يجرون في الأمر والطاعة مجرى واحد؟ قال: نعم.

١٠ـ وبهذا الإسناد، عن مروك بن عبيد، عن محمّد بن زيد الطبريّ قال: كنت

على أنّه يظهر من بعض روايات الشيعة أنّ المراد به جميع الأئمّة عليهم السلام، وأنّهم جميعاً قد وفّقوا لمثل تلك القضيّة كما سيأتي بعضها في باب: ما نصّ الله عزّ وجلّ على رسوله وعلى الأئمّة، وأيضاً كلّ من قال بأنّ المراد بالوليّ في هذه الآية ما يرجع إلى الامامة قائل بأنّ المقصود بها عليّ عليه السلام، ولاقائل بالفرق، فاذا ثبت الأوّل ثبت الثاني، هذا ملخّص إستدلال القوم، وأمّا تفصيل القول فيه ودفع الشّبه الواردة عليه فموكول إلى مظانّه كالشافي وغيره.

الحديث الثامن: صحيح.

قوله: مثل طاعة عليّ بن أبي طالب عليه السلام، أي في كون الافتراض بالنصّ من الله تعالى أو في عموم الافتراض لجميع الخلق أو في التأكيد والقدر والمنزلة وترتّب الآثار عليها وجوداً وعدماً.

الحديث التاسع: ضعيف على المشهور.

«هل يجرون» بصيغه المجهول ومن باب الافعال، أو المعلوم من المجرّد «في الأمر» أي أمر الخلافة والوصاية أو في كونهم أولى الأمر، أو في وجوب طاعة الآمر فقوله: «والطّاعة» عطف تفسير «مجرى» إسم مكان من المجرّد أو من باب الافعال، أو مصدر ميميّ من أحدهما.

الحديث العاشر (١):

(١) كذا في النسخ.

قائماً على رأس الرضا عليه السلام بخراسان وعنده عدّة من بني هاشم وفيهم إسحاق بن موسى ابن عيسى العبّاسيّ فقال: يا إسحاق بلغني أنّ الناس يقولون: إنّا نزعم أنّ الناس عبيد لنا، لا وقرابتي من رسول الله صلّى الله عليه وآله ما قلته قطّ ولا سمعته من آبائي قاله ولا بلغني عن أحد من آبائي قاله؛ ولكنّي أقول: الناس عبيد لنا في الطاعة، موال لنا في الدّين، فليبلّغ الشاهد الغائب.

١١ـ عليّ بن إبراهيم، عن صالح بن السنديّ، عن جعفر بن بشير، عن أبي سلمة

وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا

۷۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے ذکر کیا اپنے اس قول کا کہ اوصیاء کی اطاعت فرض ہے حضرت نے فرمایا۔ ہاں وہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اور ان کی جو تم میں اولی الامر ہیں اور وہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے تمہارے ولی اللہ ہے اور اس کا رسولؐ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں۔

۸ ــ وَ بِهٰذَا الْأَسْنَادِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ فَارِسِيٌّ أَبَاالْحَسَنَ عليه السلام فَقَالَ : طَاعَتُكَ مُفْتَرَضَةٌ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ . قَالَ: مِثْلُ طَاعَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام ؟ فَقَالَ : نَعَمْ

۸۔ ایک ایرانی نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا۔ کیا آپؑ کی اطاعت فرض ہے فرمایا۔ بے شک۔ اس نے پوچھا کیا اطاعت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی طرح فرمایا ہاں۔

۹ ـ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الْأَئِمَّةِ هَلْ يَجْرُونَ فِي الْأَمْرِ وَالطَّاعَةِ مَجْرًى وَاحِدٍ؟ قَالَ : نَعَمْ.

۹۔ ابوبصیر سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا تمام آئمہؑ امر و اطاعت میں ایک ہی جیسے ہیں ؟ فرمایا۔ ہاں۔

۱۰ــ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ مَرْوَكِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الطَّبَرِيِّ قَالَ كُنْتُ قَائِماً عَلَىٰ رَأْسِ الرِّضَا عليه السلام بِخُرَاسَانَ وَ عِنْدَهُ عِدَّةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَ فِيهِمْ إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى بْنِ عِيسَى الْعَبَّاسِيُّ فَقَالَ: يَا إِسْحَاقُ ؛ بَلَغَنِي أَنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ : إِنَّا نَزْعَمُ أَنَّ النَّاسَ عَبِيدٌ لَنَا ، لَا وَ قَرَابَتِي مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مَا قُلْتُهُ قَطُّ وَلَا سَمِعْتُهُ مِنْ آبَائِي قَالَهُ وَ لَا بَلَغَنِي عَنْ أَحَدٍ مِنْ آبَائِي قَالَهُ ؛ وَلٰكِنِّي أَقُولُ : النَّاسُ عَبِيدٌ لَنَا فِي الطَّاعَةِ ، مُوَالٍ لَنَا فِي الدِّينِ ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ ،

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں خراسان میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا اور حضرت کے پاس اس وقت کچھ بنی ہاشم بھی بیٹھے تھے ان میں اسحاق بن موسیٰ بن عیسیٰ عباسی بھی تھا۔ فرمایا۔ اے اسحاق! مجھے خبر ملی ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا گمان یہ ہے کہ لوگ ہمارے غلام ہیں۔ قسم ہے قرابت رسولؐ کی، میں نے کبھی ایسا نہیں کہا اور نہ اپنے آبا و اجداد سے ایسا کہتے سنا ہے اور نہ مجھے کسی سے معلوم ہوا کہ انھوں نے ایسا کہا ہے لیکن میں یہ ضرور کہتا ہوں کہ

۳۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا کہ ہم وہ لوگ ہیں جن کی اطاعت اللہ نے فرض کی ہے اور تم نے امام بنایا ہے اس کو جو اپنی جہالت کی وجہ سے لوگوں کو معذور نہیں بنا سکتا۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكاً عَظِيماً» قَالَ : الطَّاعَةُ الْمَفْرُوضَةُ .

۴۔ آیہ اور ہم نے ان کو ملک عظیم دیا، کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سے مراد ہماری وہ اطاعت ہے جو لوگوں پر فرض کی گئی ہے۔

٥ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَّاطِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْعَطَّارِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ : أُشْرِكَ بَيْنَ الْأَوْصِيَاءِ وَ الرُّسُلِ فِي الطَّاعَةِ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ کہتے سنا کہ اوصیاء و مرسلین کی اطاعت میں میں شریک ہوں۔

٦ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : نَحْنُ قَوْمٌ فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ طَاعَتَنَا ، لَنَا الْأَنْفَالُ وَ لَنَا صَفْوُ الْمَالِ وَ نَحْنُ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ وَ نَحْنُ الْمَحْسُودُونَ الَّذِينَ قَالَ اللهُ : «أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ» .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم وہ ہیں کہ خدا نے ہماری اطاعت کو فرض کیا ہے ہمارے لئے مال غنیمت ہے اور ہر قسم کا پاک و صاف مال۔ ہم راسخون فی العلم ہیں اور ہم ہی وہ محسود ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے کیا وہ حسد کرتے ہیں اس چیز پر جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دے رکھی ہے۔

٧ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ : ذَكَرْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَوْلَنَا فِي الْأَوْصِيَاءِ أَنَّ طَاعَتَهُمْ مُفْتَرَضَةٌ قَالَ : فَقَالَ : نَعَمْ هُمُ الَّذِينَ قَالَ اللهُ تَعَالَى : «أَطِيعُوا اللهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ»(٢) وَ هُمُ الَّذِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ «إِنَّمَا

5) ایمان لانا ھے



أصول الكافي

أصول الكافي

ثقة الإسلام
الشيخ محمد بن يعقوب الكليني
المتوفي سنة ٣٢٩ هـ

الجزء الأول

الْعَطَّارِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: نَحْنُ قَوْمٌ فَرَضَ اللهُ طَاعَتَنَا وأَنْتُمْ تَأْتَمُّونَ بِمَنْ لَا يُعْذَرُ النَّاسُ بِجَهَالَتِهِ.

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وجَلَّ: ﴿وَءَاتَيْنَٰهُم مُّلْكًا عَظِيمًا﴾ [النساء: ٥٤] قَالَ: الطَّاعَةُ الْمَفْرُوضَةُ.

٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَّاطِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْعَطَّارِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: أَشْرِكَ بَيْنَ الْأَوْصِيَاءِ والرُّسُلِ فِي الطَّاعَةِ.

٦ - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: نَحْنُ قَوْمٌ فَرَضَ اللهُ عَزَّ وجَلَّ طَاعَتَنَا، لَنَا الْأَنْفَالُ ولَنَا صَفْوُ الْمَالِ ونَحْنُ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ، ونَحْنُ الْمَحْسُودُونَ الَّذِينَ قَالَ اللهُ: ﴿أَمْ يَحْسُدُونَ ٱلنَّاسَ عَلَىٰ مَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ﴾ [النساء: ٥٤].

٧ - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ: ذَكَرْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَوْلَنَا فِي الْأَوْصِيَاءِ إِنَّ طَاعَتَهُمْ مُفْتَرَضَةٌ قَالَ: فَقَالَ: نَعَمْ، هُمُ الَّذِينَ قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُوا۟ ٱلرَّسُولَ وَأُو۟لِى ٱلْأَمْرِ مِنكُمْ﴾ [النساء: ٥٩] وهُمُ الَّذِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وجَلَّ: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟﴾ [المائدة: ٥٥].

٨ - وبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ فَارِسِيٌّ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام فَقَالَ: طَاعَتُكَ مُفْتَرَضَةٌ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مِثْلُ طَاعَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام؟ فَقَالَ: نَعَمْ.

٩ - وبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْأَئِمَّةِ هَلْ يَجْرُونَ فِي الْأَمْرِ والطَّاعَةِ مَجْرَى وَاحِدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ.

١٠ - وبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ مَرْوَكِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الطَّبَرِيِّ قَالَ: كُنْتُ قَائِماً عَلَى رَأْسِ الرِّضَا عليه السلام بِخُرَاسَانَ وعِنْدَهُ عِدَّةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وفِيهِمْ إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى بْنِ عِيسَى الْعَبَّاسِيُّ فَقَالَ: يَا إِسْحَاقُ: بَلَغَنِي أَنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ: إِنَّا نَزْعُمُ أَنَّ النَّاسَ عَبِيدٌ لَنَا، لَا وقَرَابَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله مَا قُلْتُهُ قَطُّ ولَا سَمِعْتُهُ مِنْ آبَائِي قَالَهُ، ولَا بَلَغَنِي عَنْ أَحَدٍ مِنْ آبَائِي قَالَهُ، ولَكِنِّي أَقُولُ: النَّاسُ عَبِيدٌ لَنَا فِي الطَّاعَةِ، مَوَالٍ لَنَا فِي الدِّينِ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ.

١١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: نَحْنُ الَّذِينَ فَرَضَ اللهُ طَاعَتَنَا، لَا يَسَعُ النَّاسَ إِلَّا مَعْرِفَتُنَا ولَا يُعْذَرُ النَّاسُ بِجَهَالَتِنَا، مَنْ عَرَفَنَا كَانَ مُؤْمِناً، ومَنْ أَنْكَرَنَا كَانَ كَافِراً، ومَنْ لَمْ يَعْرِفْنَا ولَمْ يُنْكِرْنَا كَانَ ضَالًّا حَتَّى يَرْجِعَ

إِلَى الْهُدَى الَّذِي افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ مِنْ طَاعَتِنَا الْوَاجِبَةِ فَإِنْ يَمُتْ عَلَى ضَلَالَتِهِ يَفْعَلِ اللهُ بِهِ مَا يَشَاءُ.

١٢ - عَلِيٌّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ أَفْضَلِ مَا يَتَقَرَّبُ بِهِ الْعِبَادُ إِلَى اللهِ عَزَّ وجَلَّ قَالَ: أَفْضَلُ مَا يَتَقَرَّبُ بِهِ الْعِبَادُ إِلَى اللهِ عَزَّ وجَلَّ طَاعَةُ اللهِ وطَاعَةُ رَسُولِهِ وطَاعَةُ أُولِي الْأَمْرِ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: حُبُّنَا إِيمَانٌ وبُغْضُنَا كُفْرٌ.

١٣ - مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ أَبَانٍ عَنْ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحُجّۃ

خلافت رسالت نبوت، امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

امام، خدا اس نور سے جس کی چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے یعنی آئمہ کے ذریعہ سے اور اللہ ایسی ہی مثالیں بیان کرتا ہے میں نے پوچھا اور ظلمات سے کیا مراد ہے فرمایا اوّل اس کا صاحب جس کو ڈھانپ لیا۔ ثالثہ نے تاریک موجیں ایک دوسرے پر چڑھی ہوئی ہیں اور وہ معاویہ اور اس کے زمانے کے فتنے ہیں اور اس میں لم یجعل اللہ لہ نوراً سے یہ مراد ہے جس کو اولاد فاطمہ زہراؑ کے نور سے ہدایت نہ ہوئی اس کے لئے روز قیامت نور نہ ہوگا اور آیت میں جو یہ ہے ان کا نور ان کے سامنے اور داہنی طرف دوڑتا ہوگا تو اس سے مراد آئمہ مومنین ہیں جن کا نور مومنین کے سامنے اور داہنی طرف دوڑے گا اور وہ ان کو منازل جنت کی طرف لے جائے گا۔

(ایسی ہی حدیث حضرت امام موسیٰ علیہ السلام سے بھی مروی ہے)

٦ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ. عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَمُوسَى بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: «يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللهِ بِأَفْوَاهِهِمْ» قَالَ: يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا وِلَايَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بِأَفْوَاهِهِمْ. قُلْتُ: قَوْلُهُ تَعَالَى: «وَاللهُ مُتِمُّ نُورِهِ» قَالَ: يَقُولُ: وَاللهُ مُتِمُّ الْإِمَامَةِ وَ الْإِمَامَةُ هِيَ النُّورُ وَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «آمِنُوا بِاللهِ وَ رَسُولِهِ وَ النُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا» قَالَ: النُّورُ هُوَ الْإِمَامُ.

٦۔ ابی الحسن امام رضا علیہ السلام سے میں نے، آیہ "وہ چاہتے ہیں کہ نور خدا کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں اور اس آیت کے متعلق خدا اپنے نور کا تمام کرنے والا ہے پوچھا یہ کیا فرمایا وہ کہتا ہے کہ اللہ امامت کا تمام کرنے والا ہے امامت نور ہے اور ایسا ہی ہے قول باری تعالیٰ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے فرمایا۔ نور سے مراد امام ہے۔

چودہواں باب

آئمہ علیہم السلام ارکان ارض ہیں

(بَابٌ أَنَّ الْأَئِمَّةَ هُمْ أَرْكَانُ الْأَرْضِ)

١ ـ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

وہ اطاعت میں ہمارے غلام ہیں اور امر دین میں ہمارے موالی ہیں لوگوں کو چاہیئے کہ وہ یہ بات غائب لوگوں تک پہنچا دیں

١١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: نَحْنُ الَّذِينَ فَرَضَ اللهُ طَاعَتَنَا، لَا يَسَعُ النَّاسُ إِلَّا مَعْرِفَتَنَا وَلَا يُعْذَرُ النَّاسُ بِجَهَالَتِنَا، مَنْ عَرَفَنَا كَانَ مُؤْمِناً وَمَنْ أَنْكَرَنَا كَانَ كَافِراً وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنَا وَلَمْ يُنْكِرْنَا كَانَ ضَالّاً حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْهُدَى الَّذِي افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ مِنْ طَاعَتِنَا الْوَاجِبَةِ فَإِنْ يَمُتْ عَلَى ضَلَالَتِهِ يَفْعَلُ اللهُ بِهِ مَا يَشَاءُ.

١١ - امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم وہ ہیں جن پر اللہ نے اپنی اطاعت فرض کی ہے لوگوں کو بدوں ہماری معرفت کے چارہ نہیں اور ہم سے جاہل رہنا قبول نہ ہوگا جس نے ہم کو پہچانا وہ مومن ہے اور جس نے اقرار نہ کیا وہ کافر ہے اور جس نے ہم کو نہ پہچانا لیکن انکار نہ کیا وہ گمراہ ہے جب تک اس ہدایت کی طرف نہ لوٹے جس کو اللہ نے ہماری اطاعت واجبہ کی صورت میں فرض کیا ہے پس اگر وہ اسی گمراہی کی حالت میں مر گیا تو اللہ جو سزا چاہے گا اسے دے گا۔

١٢ - عَلِيٌّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ أَفْضَلِ مَا يَتَقَرَّبُ بِهِ الْعِبَادُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: أَفْضَلُ مَا يَتَقَرَّبُ بِهِ الْعِبَادُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ طَاعَةُ اللهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ وَطَاعَةُ أُولِي الْأَمْرِ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: حُبُّنَا إِيمَانٌ وَبُغْضُنَا كُفْرٌ.

١٢ - راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا - بندے کے لئے تقرب الی اللہ کا بہترین ذریعہ کیا ہے فرمایا خداوند عالم کی اطاعت اس کے رسول کی اطاعت اور اولی الامر کی اطاعت - فرمایا امام محمد باقر ع نے ہماری محبت ایمان ہے اور ہمارا بغض کفر۔

١٣ - مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: أَعْرِضُ عَلَيْكَ دِينِيَ الَّذِي أَدِينُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ؟ قَالَ: فَقَالَ: هَاتِ قَالَ: فَقُلْتُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَالْإِقْرَارَ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَأَنَّ عَلِيّاً كَانَ إِمَاماً فَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ، ثُمَّ كَانَ بَعْدَهُ الْحَسَنُ إِمَاماً فَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ، ثُمَّ كَانَ بَعْدَهُ الْحُسَيْنُ إِمَاماً فَرَضَ اللهُ

6) انکار کرنا کفر ھے

تلخيص الشافي

شيخ الطائفة أبي جعفر الطوسي



قدم له و علق عليه
السيّد حسين بحر العلوم

الجزء الثالث و الرابع

فصل

في احكام محاربي امير المؤمنين

علي بن ابي طالب والقاعدين عن نصرته ﷺ

عندنا : أن من حارب أمير المؤمنين ﷺ وضرب وجهه ووجه أصحابه بالسيف كافر . والدليل المعتمد في ذلك : اجماع الفرقة المحقة من الامامية على ذلك ، فانهم لا يختلفون في هذه المسألة على حال من الأحوال . وقد دللنا على أن اجماعهم حجة فيما تقدم (١) .

وأيضاً فنحن نعلم أن من حاربه كان منكراً لامامته ودافعاً لها ، ودفع الامامة كفر ، كما ان دفع النبوة كفر ، لأن الجهل بهما على حد واحد(٢) .

---

(١) راجع : تلخيص الشافي ٢|٢٣٩ .

(٢) فان منطلق الامامة هو منطلق النبوة بالذات ، والهدف الذي من اجله وجبت النبوة هو نفسه الهدف الذي من اجله تجب الامامة ، وكما ان النبوة لطف من الله تعالى كذلك الامامة لطف من الله ايضاً ، واللحظة الحاسمة التي انبثقت بها النبوة ـ وهي يوم الدار ـ هي نفسها اللحظة التي انبثقت بها الامامة ، فانطلق لسان النبي الاعظم (ص) بالتشريع النبوي المقدس إلا وضم إليه المحافظة والوزارة والخلافة لعلي (ع) بقوله « انت وزيري وخليفتي » وهكذا استمرت الدعوة الاسلامية ذات لسانين : النبوة والامامة في خط واحد ، وامتازت الامامة على النبوة : انها استمرت بأداء الرسالة بعد انتهاء دور النبوة ـ ولن تزال ـ ببركة وجود صاحب الأمر عجل الله فرجه ، فالامامة

شیخ طوسی کہتا ھے

ہمارے نزدیک جو شخص امیرالمؤمنین (علی علیہ السلام) سے جنگ کرے، وہ کافر ہے۔ اس پر دلیل یہ ہے کہ حق پر قائم فرقہ، یعنی امامیہ کا اس بات پر اجماع (اتفاق) ہے، اور ان کا اجماع حجت (شرعی دلیل) ہے۔ نیز یہ بات بھی واضح ہے کہ جو شخص علیؑ سے جنگ کرتا ہے، وہ ان کی امامت کا انکار کرنے والا اور اس کو ردّ کرنے والا ہوتا ہے۔ اور امامت کا انکار کفر ہے، جیسے نبوت کا انکار کفر ہے، کیونکہ ان دونوں سے لاعلمی یا انکار ایک ہی درجہ رکھتا ہے۔

العذاب ويرجى لهم العفو والثواب ودخول جنات النعيم.

6 - القول في تسمية جاحدي الإمامة ومنكري ما أوجب الله تعالى للأئمة من فرض الطاعة واتفقت الإمامية على أن من أنكر إمامة أحد الأئمة وجحد ما أوجبه الله تعالى من فرض الطاعة فهو كافر ضال مستحق للخلود في النار. وأجمعت المعتزلة (1) على خلاف ذلك وأنكروا كفر من ذكرناه، وحكموا لبعضهم بالفسق خاصة ولبعضهم بما دون الفسق من العصيان.

7 - القول في أن العقل لا ينفك عن سمع وأن التكليف لا يصح إلا بالرسل - عليهم السلام - واتفقت الإمامية على أن العقل محتاج (2) في علمه ونتائجه إلى السمع و أنه غير منفك عن (3) سمع ينبه العاقل على كيفية الاستدلال، وأنه لا بد في أول التكليف وابتدائه في العالم من رسول، ووافقهم في ذلك أصحاب الحديث. وأجمعت المعتزلة والخوارج والزيدية على خلاف ذلك، وزعموا أن العقول تعمل بمجردها من السمع والتوقيف إلا أن البغداديين من المعتزلة خاصة يوجبون

---

1 - المعتزلة والزيدية ألف.
2 - يحتاج ألف.
3 - من سمع بينة العاقل ألف.

مفاتيح البحث: مدرسة المعتزلة (4)، الخوارج (1)، الضلال (1)، العذاب، العذب (1)

الذهاب إلى صفحة: «« » ... 39 40 41 42 43 44 45 46 47 48 49 ... « »»

الفهرست

العذاب و يرجى لهم العفو والثّواب و دخول جنّات النّعيم.

٦ـ القول في تسمية جاحدي الإمامة و منكري ما أوجب اللّه تعالى للأئمّة من فرض الطّاعة

واتّفقت الإماميّة على أنّ من أنكر إمامة أحد الأئمّة و جحد ما أوجبه اللّه تعالَى من فرض الطّاعة فهو كافر ضالّ مستحقّ للخلود في النّار. وأجمعت المعتزلة[1] على خلاف ذلك وأنكروا كفر من ذكرناه، و حكموا لبعضهم بالفسق خاصّة ولبعضهم بما دون الفسق من العصيان.

٧ـ القول في أنّ العقل لاينفكّ عن سمع وأنّ التّكليف لايصحّ إلاّ بالرّسل ـ عليهم السّلام ـ

واتّفقت الإماميّة على أنّ العقل محتاج[2] في علمه و نتائجه إلى السّمع و أنّه غير منفكّ عن[3] سمع ينبّه العاقل على كيفيّة الاستدلال، وأنّه لابدّ في أوّل التّكليف وابتدائه في العالم من رسول، و وافقهم في ذلك أصحاب الحديث. وأجمعت المعتزلة والخوارج و الزّيديّة على خلاف ذلك، وزعموا أنّ العقول تعمل بمجرّدها من السّمع والتّوقيف إلاّ انّ البغداديّين من المعتزلة خاصّة يوجبون

١ـ المعتزلة والزيديّة الف.

٢ـ يحتاج الف.

٣ـ من سمع بيّنة العاقل الف.

شیخ مفید کہتا ھے

"امامیہ (شیعہ) اس بات پر متفق ہیں کہ جو شخص ائمہ میں سے کسی ایک کی امامت کا انکار کرے اور اللہ کی طرف سے اس کی اطاعت کو فرض ماننے سے انکار کرے،

وہ کافر،

گمراہ،

اور ہمیشہ کے لیے جہنم کا مستحق ہے



كتاب الغيبة

للشيخ الأجل محمد بن ابراهيم بن جعفر
النعماني
المعروف بابن أبي زينب
من علماء القرن الثالث

صححه وقدم له وعلق عليه
العلامة الشيخ حسين الأعلمي

منشورات
مؤسسة الأعلمي للمطبوعات
بيروت - لبنان

٧١ - وأخبرنا عبد الواحد، عن ابن رباح، قال: حدّثنا أحمد بن علي الحميري، قال: حدّثني الحسن بن أيّوب، عن عبد الكريم بن عمرو الخثعمي، عن أبان، عن أبي الفضل، قال:

«قال أبو جعفر عليه السلام [(١)]: من ادّعى مقامنا - يعني الإمامة - فهو كافر، وقال: مشرك».

٧٢ - وأخبرنا علي بن الحسين، قال: حدّثنا محمّد بن يحيى العطّار بقم، قال: حدّثنا محمّد بن حسّان الرازي، قال: حدّثنا محمّد بن علي الكوفي، عن علي بن الحسين، عن ابن مسكان، عن مالك بن أعين الجهني، قال: سمعت أبا جعفر الباقر عليه السلام يقول:

«كلّ راية ترفع قبل قيام القائم عليه السلام صاحبها طاغوت».

٧٣ - قال: وأخبرنا علي بن أحمد البندنيجي، عن عبيد الله بن موسى العلوي، عن عليّ بن إبراهيم بن هشام، عن أبيه، عن عبد الله بن المغيرة، عن عبد الله بن مسكان، عن مالك بن أعين الجهني، قال:

«سمعت أبا جعفر الباقر عليه السلام يقول: كلّ راية ترفع - أو قال: تخرج - قبل قيام القائم عليه السلام صاحبها طاغوت».

٧٤ - قال: وأخبرنا علي بن أحمد، عن عبيد الله بن موسى، عن أحمد بن محمّد بن خالد، عن علي بن الحكم، عن أبان بن عثمان، عن الفضيل بن يسار، قال:

«سمعت أبا عبد الله جعفر بن محمّد عليه السلام يقول: من خرج يدعو الناس وفيهم من هو أفضل منه فهو ضالّ مبتدع، ومن ادّعى إمامة من الله ليست له[(٢)]، ومن ادّعى إمامة إمام ليس من الله ولا منصوصاً عليه، ولا هو من أهل الإمامة، ولا

---

(١) في نسخة ثانية: قال أبو عبدالله جعفر عليه السلام.

(٢) في نسخة ثانية: الإمامة من الله وليس بإمام فهو كافر. فماذا يكون الآن - ليت شعري - حال من ادّعى...

ابو الفضل روایت کرتے ہیں:

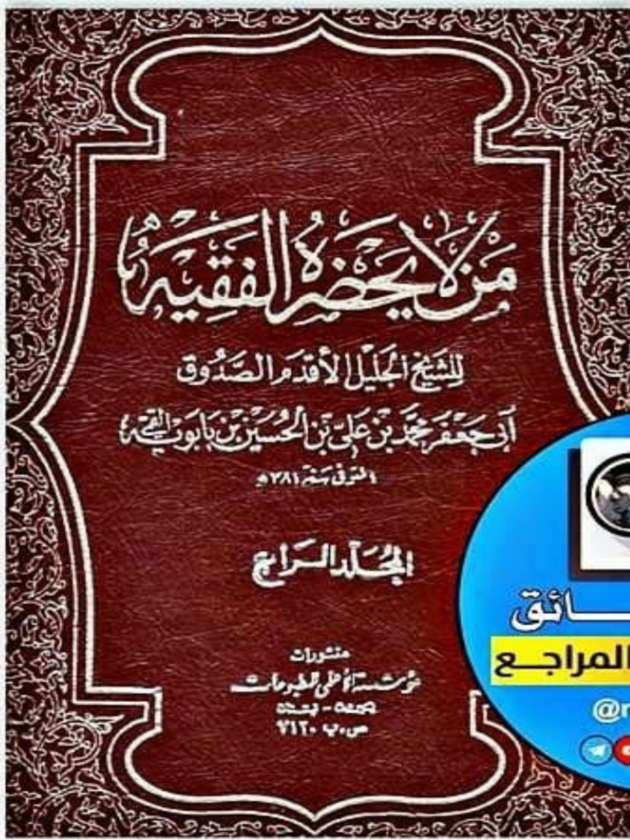
امام ابو جعفر (علیہ السلام) نے فرمایا:

جو شخص ہمارے مقام کا دعویٰ کرے — یعنی امامت کا

وہ کافر ہے

اور فرمایا:

وہ مشرک ہے





قال : « سألت أبا جعفر عليه السلام عن
فدفعه عن نفسه فقتله فلا شيء عليه من
بيت مال المسلمين ، قال : فإن كان قتله
لمن لا يقاد منه ، وأرى أنَّ على قاتله الـ
ويستغفر الله عزَّ وجلَّ ويتوب إليه » .

٥١٩١ ـ وروى جع
عليه السلام قال : « سألت
منها فزجر الدَّابّة فنفرت بص
عليه ضمان إنّما زجر عن نفسه

٥١٩٢ ـ وروى الحسن بن محبوب ، عن أبي أيّوب ، عن محمّد بن مسلم عن أبي جعفر عليه السلام قال : « عورة المؤمن على المؤمن حرام ، وقال : من أطلع على مؤمن في منزله فعيناه مباحتان للمؤمن في تلك الحال ، ومن دمر(٢) على مؤمن في منزله بغير إذنه فدمه مباح للمؤمن في تلك الحال ، ومن جحد نبيّاً مرسلا نبوّته وكذّبه فدمه مباح ، قال : فقلت له : أرأيت من جحد الإمام منكم ما حاله ؟ فقال : من جحد إماماً برأ من الله وبرأ منه ومن دينه فهو كافرٌ مرتدّ عن الإسلام لأنَّ الإمام من الله ، ودينه دين الله ، ومن برأ من دين الله فهو كافر ، ودمه مباح في تلك الحال إلّا أن يرجع ويتوب إلى الله عزَّ وجلَّ ممّا قال ، قال : ومن فتك بمؤمن يريد ماله ونفسه فدمه مباح للمؤمن في تلك الحال » .

٥١٩٣ ـ وروى ابن فضّال ، عن ابن بكير عن أبي عبد الله عليه السلام « في الرَّجل يقع على الرَّجل فيقتله فمات الأعلى ، قال : لا شيء على

---

(١) الجبار ـ بالضم ـ : الهدر الذي لا قود فيه .
(٢) دمر يدمر دموراً : دخل بغير اذن .

۵۱۹۲- حسن بن محبوب نے ابو ایوب کے واسطے سے، انہوں نے محمد بن مسلم سے، اور انہوں نے امام ابو جعفرؑ سے روایت کی کہ آپؑ نے فرمایا:
مؤمن کی عزت (پردہ/حرمت) دوسرے مؤمن پر حرام ہے۔

اور فرمایا:
جو شخص کسی مؤمن کے گھر میں جھانکے، تو اس حالت میں اس مؤمن کے لیے اس کی آنکھیں (نقصان پہنچانا) مباح ہیں۔

اور جو شخص کسی مؤمن کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر زبردستی داخل ہو، تو اس حالت میں اس مؤمن کے لیے اس کا پاؤں (نقصان پہنچانا) مباح ہے۔

اور فرمایا:
جو شخص کسی مرسل نبی کی نبوت کا انکار کرے اور اسے جھٹلائے، تو اس کا خون مباح ہے۔

راوی کہتا ہے:
میں نے عرض کیا: آپ کے ائمہ میں سے کسی امام کا انکار کرنے والے کا کیا حال ہے؟

تو آپؑ نے فرمایا:
جو شخص کسی امام کا انکار کرے، وہ اللّٰہ سے بیزار ہو گیا اور اللّٰہ اس سے اور اس کے دین سے بیزار ہو گیا، پس وہ کافر ہے اور اسلام سے مرتد ہے، کیونکہ امام اللّٰہ کی طرف سے ہوتا ہے اور اس کا دین، دینِ خدا ہے۔ اور جو دینِ خدا سے بیزاری اختیار کرے وہ کافر ہے، اور اس حالت میں اس کا خون مباح ہے، مگر یہ کہ وہ اللّٰہ عزوجل کی طرف رجوع کرے اور توبہ کر لے۔

اور فرمایا:
جو شخص کسی مؤمن پر اس کے مال اور جان کے ارادے سے اچانک حملہ کرے، تو اس حالت میں اس مؤمن کے لیے اس کا پاؤں (نقصان پہنچانا) مباح ہے۔

7) کل انبیاء سے افضل ہیں اور محمد ص کے برابر ہیں

كتاب الغيبة

للشيخ الأجل محمد بن ابراهيم بن جعفر
النعماني
المعروف بابن أبي زينب
من علماء القرن الثالث

صححه وقدم له وعلق عليه
العلامة الشيخ حسين الأعلمي

منشورات
مؤسسة الأعلمي للمطبوعات
بيروت - لبنان

عشر شهراً، وجعل الليل اثنتي عشرة ساعة، وجعل النهار اثنتي عشرة ساعة، ومنّا اثنا عشر محدّثاً، وكان أمير المؤمنين عليه السلام ساعة من تلك الساعات».

٣٥ - وبه، عن عبد الكريم بن عمرو، عن ثابت بن شريح، عن أبي بصير، قال: «سمعت جعفر بن محمّد عليهما السلام [1] يقول: منّا اثنا عشر محدَّثاً».

٣٦ - أخبرنا عبد الواحد بن عبد الله، قال: حدّثنا محمّد بن جعفر القرشي، قال: حدّثنا محمّد بن الحسين بن أبي الخطّاب، عن عمر بن أبان الكلبي، عن ابن سنان، عن أبي السائب، قال:

«قال أبو عبد الله جعفر بن محمّد عليهما السلام: الليل اثنتا عشرة ساعة، والنهار اثنتا عشرة ساعة، والشهور اثنا عشر شهراً، والأئمّة عليهم السلام اثنا عشر إماماً، والنقباء اثنا عشر نقيباً، وإنّ عليّاً ساعة من اثنتي عشرة ساعة، وهو قول الله عزّ وجلّ: ﴿بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ وَأَعْتَدْنَا لِمَن كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا ﴿١١﴾﴾.

٣٧ - أخبرنا علي بن الحسين، قال: حدّثنا محمّد بن يحيى العطّار بقم، قال: حدّثنا محمّد بن حسان الرازي، قال: حدّثنا محمّد بن علي الكوفي، قال: حدّثنا إبراهيم بن محمّد بن يوسف، قال: حدّثنا محمّد بن عيسى، عن عبد الرزّاق، عن زيد الشحّام، عن أبي عبد الله عليه السلام...

وقال محمّد بن حسّان الرازي: وحدّثنا به محمّد بن علي الكوفي، عن محمّد بن سنان، عن زيد الشحّام، قال:

«قلت لأبي عبد الله عليه السلام: أيّهما أفضل الحسن أو الحسين؟

قال: إنّ فضل أوّلنا يلحق فضل آخرنا، وفضل آخرنا يلحق فضل أوّلنا، فكلٌّ له فضل.

قال: قلت له: جعلت فداك، وسّع عليّ في الجواب فإنّي والله ما أسألك إلاّ مرتاداً.

(١) في نسخة ثانية: سمعت أبا جعفر محمد بن عليّ الباقر عليهما السلام...

فقال: نحن من شجرة برأنا الله من طينة واحدة، فضلنا من الله، وعلمنا من عند الله، ونحن أُمناء الله على خلقه، والدعاة إلى دينه، والحجاب فيما بينه وبين خلقه، أزيدك يا زيد؟

قلت: نعم.

فقال: خلقنا واحد، وعلمنا واحد، وفضلنا واحد، وكلّنا واحد عند الله عزّوجلّ.

فقلت: أخبرني بعدّتكم.

فقال: نحن اثنا عشر هكذا حول عرش ربّنا عزّوجلّ في مبتدأ خلقنا، أوّلنا محمّد، وأوسطنا محمّد، وآخرنا محمّد».

٣٨ - أخبرنا علي بن الحسين، قال: حدّثنا محمّد بن يحيى العطّار، قال: حدّثنا محمّد بن حسّان الرازي، عن محمّد بن عليّ الكوفي، عن إبراهيم بن محمّد ابن يوسف، عن محمّد بن عيسى، عن عبد الرزّاق، عن محمّد بن سنان، عن فضيل الرسّان، عن أبي حمزة الثمالي، قال:

«كنت عند أبي جعفر محمّد بن علي الباقر عليه السلام ذات يوم، فلمّا تفرّق من كان عنده قال لي: يا أبا حمزة، من المحتوم الّذي لا تبديل له عند الله قيام قائمنا، فمن شكّ في ما أقول لقي الله سبحانه وهو به كافر وله جاحد، ثمّ قال: بأبي وأُمّي المسمّى باسمي، والمكنّى بكنيتي، السابع من بعدي، بأبي من يملأ الأرض عدلاً وقسطاً كما ملئت ظلماً وجوراً.

ثمّ قال: يا أبا حمزة، من أدركه فلم يسلّم له فما سلّم لمحمّد وعلي عليهما السلام، وقد حرّم الله عليه الجنّة، ومأواه النار وبئس مثوى الظالمين».

وأوضح من هذا بحمد الله وأنور وأبين وأظهر لمن هداه الله وأحسن إليه قول الله عزّوجلّ في محكم كتابه: ﴿إِنَّ عِدَّةَ ٱلشُّهُورِ عِندَ ٱللَّهِ ٱثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِى كِتَٰبِ ٱللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ مِنْهَآ أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوا۟ فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ﴾ ومعرفة الشهور - المحرّم وصفر وربيع وما بعده، والحرم منها هي:

الغیبہ کی روایت کا ترجمہ

زید الشحام کہتے ہیں:

میں نے امام ابو عبد اللہؑ سے عرض کیا:
حسن افضل ہیں یا حسین؟

آپؑ نے فرمایا:
ہمارے پہلے کا فضل ہمارے آخری کے فضل سے جا ملتا ہے، اور ہمارے آخری کا فضل ہمارے پہلے کے فضل سے جا ملتا ہے، پس ہم سب کے لیے فضل ہے۔

میں نے عرض کیا:
میری جان آپ پر قربان، جواب کو ذرا کھول کر بیان فرمائیں، کیونکہ خدا کی قسم! میں آپ سے سوال صرف سمجھ حاصل کرنے کے لیے کر رہا ہوں۔

تو آپؑ نے فرمایا:
ہم ایک ہی درخت سے ہیں، اللہ نے ہمیں ایک ہی مٹی سے پیدا کیا ہے، ہمارا فضل اللہ کی طرف سے ہے، اور ہمارا علم اللہ کے پاس سے ہے۔ ہم اللہ کی مخلوق پر اس کے امین

ہیں، اس کے دین کی طرف بلانے والے ہیں، اور اس کے اور اس کی مخلوق کے درمیان پردہ (واسطہ) ہیں۔
اے زید! کیا میں تمہیں مزید بتاؤں؟

میں نے عرض کیا:
جی ہاں۔

تو آپؑ نے فرمایا:
ہماری خلقت ایک ہے، ہمارا علم ایک ہے، ہمارا فضل ایک ہے، اور ہم سب اللہ عزوجل کے نزدیک ایک ہی ہیں۔

میں نے عرض کیا:
مجھے آپؑ کی تعداد کے بارے میں خبر دیں۔

تو آپؑ نے فرمایا:
ہم بارہ ہیں، اس طرح کہ اپنے ربّ عزوجل کے عرش کے گرد ہیں، ہماری خلقت کے آغاز میں۔

ہم پہلے محمد ہیں، درمیان میں محمد ہیں، اور آخر میں بھی محمد ہیں۔

باب نمبر (۷)

اولوالعزم انبیاء پر ائمہ علیہ السلام کی ولایت و محبت خاص کرنے کا میثاق

حدیث (۱) حدثنی ابوجعفر احمد بن محمد عن علی بن الحکم عن مفضل بن صالح عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل (ولقد عھدنا إلی آدم من قبل فنسی ولم نجد لہ عزما) قال عھد الیہ فی محمد والائمۃ من بعدہ فترک ولم یکن لہ عزم فیھم انھم ھکذا وانما سمی اولوا العزم اولوا العزم لانہ عھد الیھم فی محمد والاوصیاء من بعدہ والمھدی وسیرتہ فاجمع عزمھم ان ذلک کذلک والاقرار بہ.

جابر نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَلَقَدْ عَهِدْنَآ إِلَىٰٓ ءَادَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُۥ عَزْمًا﴾ ”اور یقیناً ہم نے اس سے پہلے آدم سے عہد لیا تھا پس اس نے خیال نہ رکھا اور ہم نے اسے عزم بالجزم نہ پایا“۔ (طہ۔ ۱۱۵) کے متعلق فرمایا: آدم کو محمد و آل محمد علیہم السلام کے متعلق وصیت کی تو اس نے اسے ترک کر دیا آدم میں محمد و آل محمد علیہم السلام کے متعلق ارادے کی پختگی نہ رہی۔ اولوالعزم انبیاء کو اولوالعزم اسی لئے نام دیا گیا ہے کہ ان کو محمدؐ اور ان کے بعد اوصیاء علیہم السلام اور مہدی علیہ السلام اور ان کی ولایت کی وصیت کی پس انہوں نے پختہ عزم کیا اور اس کا

اقرار کیا۔

حدیث ② حدثنا احمد بن محمد عن علی بن الحکم عن داود العجلی عن زرارۃ عن حمران عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان اللہ تبارک وتعالی حیث خلق الخلق خلق ماء عذبا وماء مالحا اجاجا فامتزج المأان فاخذ طینا من ادیم الارض فعرکہ عرکا شدیدا فقال لاصحاب الیمین وھم کالذر یدبون إلی الجنۃ بسلام وقال لاصحاب الشمال یدبون إلی النار ولا ابالی ثم قال الست بربکم؟ قالوا بلی شھدنا ان تقولوا یوم القیمۃ انا کنا عن ھذا غافلین قال ثم اخذ المیثاق علی النبیین فقال الست بربکم؟ ثم قال وان ھذا محمد رسول اللہ وان ھذا علی امیر المؤمنین؟ قالوا بلی (قال) فثبتت لھم النبوۃ واخذ المیثاق علی اولوا العزم الا انی ربکم ومحمد رسولی وعلی امیر المؤمنین واوصیاؤہ من بعدہ ولاۃ امری وخزان علمی وان المھدی انتصر بہ لدینی واظھر بہ دولتی وانتقم بہ من اعدائی واعبد بہ طوعا وکرھا قالوا اقررنا وشھدنا یارب ولم یجحد آدم ولم یقر فثبتت العزیمۃ لھولاء الخمسۃ فی المھدی ولم یکن لادم عزم علی الاقرار بہ وھو قولہ عزوجل (ولقد عھدنا إلی آدم من قبل فنسی فلم نجد لہ عزما) قال انما یعنی فترک ثم امر نارا فتاججت فقال لاصحاب الشمال ادخلوھا فھابوھا وقال لاصحاب الیمین ادخلوھا فدخلوھا فکانت علیھم بردا وسلاما فقال اصحاب الشمال یارب اقلنا فقال قد اقلتکم اذھبوا فادخلوھا فھابوھا فثم ثبتت الطاعۃ والمعصیۃ والولایۃ.

حمران نے بیان کیا کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو خلق کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے میٹھا اور نمکین پانی خلق کیا اور دونوں پانیوں کو ملا دیا پھر زمین کی سطح سے مٹی لی اور اُسے خوب گوندھا تو اصحاب الیمین سے کہا جو ذرّوں کی مانند تھے کہ تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ اور مجھے پرواہ نہیں پھر اصحاب الشمال سے کہا کہ تم جہنم میں داخل ہو جاؤ اور مجھے پرواہ نہیں۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہارا رب نہیں؟۔ انہوں نے کہا: کیوں نہیں ہم گواہی دیتے ہیں۔ (اللہ نے) فرمایا: ایسا نہ ہو کہ تم قیامت کے دن کہو کہ ہم تو اس سے غافل اور بے خبر تھے۔ (امامؑ نے) فرمایا: پھر تمام انبیاء سے میثاق لیا تو فرمایا: کیا میں تمہارا رب نہیں؟۔ پھر فرمایا: یہ محمدؐ اللہ کے رسول اور یہ علی امیر المومنین علیہ السلام ہیں؟۔ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر فرمایا پس (میں نے) ان (انبیاءؑ) کے لئے نبوت لکھ دی۔ اور (اس کے بعد) اولوالعزم سے عہد لیا کہ میں تمہارا رب ہوں اور محمد علیہ السلام میرا رسول اور علی امیر المومنین علیہ السلام اور اس کے بعد علی علیہ السلام کی پاکیزہ ذریت میں سے آئمہ علیہ السلام میرے اُمر کے والی اور میرے علم کے خازن ہیں اور مہدی علیہ السلام کے ذریعے میں اپنے دین کو غالب کروں گا اور اپنا غلبہ و رعب ظاہر کروں گا اور اپنے اعداء سے بدلہ لوں گا اور اس کے ذریعے طوعاً و کرھاً میری عبادت کی جائے گی۔ ان (اولوالعزم پیغمبروں) نے کہا: اے ہمارے رب! ہم اس کا اقرار کرتے اور گواہی دیتے ہیں اور آدم نے اس کا انکار کیا نہ اقرار تو اللہ نے فرمایا: میں نے مہدی علیہ السلام سے متعلق ان پانچ انبیاء کے نام عزیمت لکھ دی اور آدم نے اس کے اقرار کا عزم نہ کیا تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿وَلَقَدْ عَهِدْنَآ إِلَىٰٓ ءَادَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُۥ عَزْمًا﴾ ''اور یقیناً ہم نے اس سے پہلے آدم سے عہد لیا تھا پس اس نے خیال نہ رکھا اور ہم نے اِسے عزم بالجزم نہ پایا''۔ (طٰہٰ۔ ۱۱۵) فرمایا: اس کا مطلب ہے کہ اس نے ترک کر دیا۔ پھر آگ کو حکم دیا گیا وہ بھڑکنے لگی تو اصحاب الشمال سے کہا اس میں داخل ہو جاؤ پس وہ اس سے بھاگ گئے اور

اصحاب الیمین سے کہا اس میں داخل ہوجاؤ پس وہ داخل ہو گئے اور آگ ان کے لئے ٹھنڈک وسلامتی کا سراپا بن گئی۔ پھر اصحاب الشمال نے کہا: ہمارے پروردگار! ہمیں کچھ کم عذاب کر۔ فرمایا: یقیناً میں نے تمہارے عذاب میں کمی کر دی ہے اب اس میں داخل ہوجاؤ وہ پھر اس سے بھاگ گئے۔ پس (اللہ نے) پھر آل محمد علیہم السلام کی اطاعت وفرمانبرداری اور ولایت ثبت کر دی۔

حدیث ③ ورواه ایضا عن علی بن الحکم عن هشام بن سالم عن رجل عن ابی عبدالله علیه السلام مثله.

اسی طرح علی بن حکم سے بیان کیا انہوں ہشام بن سالم سے انہوں نے ایک شخص سے بیان کیا اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

حدیث ④ حدثنا الحسین بن محمد عن معلی بن محمد عن جعفر بن محمد (بن عبدالله) عن محمد بن عیسی القمی عن محمد بن سلیمان عن عبدالله بن سنان عن ابی عبدالله علیه السلام فی قوله (ولقد عهدنا إلی آدم من قبل کلمات فی محمد وعلی والحسن والحسین والائمة من ذریتهم فنسی) هکذا والله انزلت علی محمد صلی الله علیه وآله.

عبداللہ بن سنان نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! محمدؐ پر یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی (ولقد عهدنا إلی آدم من قبل کلمات فی محمد وعلی والحسن والحسین والائمة من ذریتهم فنسی) اور ہم نے آدم کو محمد علیہ السلام، علی علیہ السلام، حسن و حسین علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کی اولاد میں ہونے والے ائمہ علیہم السلام کی ولایت کی وصیت کی تو آدمؑ نے اسے فراموش کر دیا۔

حدیث ⑤ حدثنا عبد الله بن عامر عن ابی عبد الله البرقی عن الحسین بن عثمان عن محمد بن الفضیل عن ابی حمزۃ قال قال ابو جعفر علیہ السلام ان علیاً آیۃ لمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ (و) ان محمدا یدعو إلی ولایۃ علی علیہ السلام۔

ابوحمزہ نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: علی علیہ السلام محمد علیہ السلام کے لئے آیت ہیں اور محمد علیہ السلام علی علیہ السلام کی ولایت کی طرف دعوت دیتے تھے۔

حدیث ⑥ حدثنا احمد بن محمد عن الحسن بن موسی عن علی بن حسان عن عبد الرحمن بن کثیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ تعالی (واذ أخذ ربك من بنی آدم من ظهورهم ذريتهم) إلی آخر الآیۃ قال اخرج اللہ من ظهر آدم ذریتہ إلی یوم القیمۃ فخرجوا کالذر فعرفهم نفسہ ولولا ذلك لم یعرف احد ربہ ثم قال الست بربکم؟ قالوا بلی وان (هذا محمد رسولی) وعلی امیر المؤمنین (خلیفتی وامینی)۔

عبدالرحمن بن کثیر نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيٓ آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ﴾ ''اور (وہ وقت یاد کرو) جب کہ تیرے پروردگار نے اولادِ آدم کی پشتوں سے اُن کی اولاد کو لیا''۔ (اعراف۔ ۱۷۲) کے متعلق فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پشتِ آدم سے آدم کی قیامت تک کی اولاد کو نکالا جو چھوٹے ذرّات کی مانند تھے تو اللہ نے انہیں اپنے نفس کا تعارف کرادیا اگر ایسا نہ ہوتا تو کوئی اپنے رب کو نہ پہچان سکتا۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہارا رب نہیں؟۔ انہوں نے کہا: جی ہاں کیوں نہیں۔ پھر فرمایا: یہ محمدؐ میرا رسول اور علی امیر المومنین علیہ السلام میرا خلیفہ اور امین ہے۔

حدیث ⑦ حدثنا محمد بن الحسین عن النضر بن شعیب عن خالد بن حماد و محمد بن الفضیل عن الثمالی عن ابی جعفر علیہ السلام قال اوحی اللہ إلی نبیہ (فاستمسك بالذی اوحی الیك انك علی صراط مستقیم) قال انك علی ولایۃ علی و علی ھو الصراط المستقیم۔

محمد بن فضیل نے الثمالی سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی طرف وحی کی ﴿فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِیْٓ اُوْحِیَ اِلَیْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ﴾ ''پھر جو کچھ تیری طرف وحی کیا گیا ہے تو اُسے محکم پکڑ رکھ، یقیناً تو صراطِ مستقیم پر ہے''۔ (زخرف۔ ۴۳) امامؑ نے فرمایا: یعنی یقیناً تو ولایت علیؑ پر ہے اور علیؑ ہی صراط المستقیم ہیں۔

حدیث ⑧ أحمد بن محمّد، عن الحسن بن موسیٰ، عن علیّ بن حسان، عن عبد الرحمٰن بن کثیر، عن أبی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزّ وجلّ: (وَاِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِن بَنِی آدَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ) قال: أخرج اللہ من ظہر آدم ذرّیتہ الی یوم القیامۃ کالذّرّ فعرّفہم نفسہ، ولولا ذلك لم یعرف أحد ربّہ: وقال ألست بربّکم؟ قالوا: بلی، وان ھذا محمّد رسول اللہ علیہ السلام و علیّ أمیر المؤمنین علیہ السلام۔

عبد الرحمان بن کثیر نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ﴾ ''اور (وہ وقت یاد کرو) جب کہ تیرے رب نے اولادِ آدم کی پشتوں سے اُن کی اولاد کو لیا اور انہیں ان کی اپنی ذات پر گواہ قرار دیا (اور ان سے پوچھا) کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں''۔ (اعراف۔ ۱۷۲) کے متعلق فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پشت آدم سے قیامت تک آنے والی آدم کی

باب نمبر (۸)

ولایتِ آلِ محمدؑ کے بارے میں انبیاء سے جو میثاق لیا گیا

حدیث ① حدثنا یعقوب بن یزید عن الحسن بن محبوب عن محمد بن الفضیل عن ابی الحسن علیه السلام قال ولایة علی مکتوب فی جمیع صحف الانبیاء ولن یبعث الله نبیا الا بنبوة محمد وولایة وصیه علی علیه السلام.

محمد بن فضیل نے بیان کیا کہ ابوالحسن علیہ السلام نے فرمایا: علی علیہ السلام کی ولایت تمام انبیاء کے صحیفوں میں مذکور ہے اللہ نے کوئی نبی محمدؐ کی نبوت اور ان کے وصی علی علیہ السلام کی ولایت کے اقرار کے بغیر مبعوث نہیں کیا۔

حدیث ② حدثنا احمد بن محمد عن العباس عن عبدالله بن المغیرة عن ابی حفص عن ابی هارون العبدی عن ابی سعید الخدری قال (رایت رسول الله وسمعته) یقول یاعلی مابعث الله نبیا الا وقد دعاه إلی ولایتك طائعا او کارها.

ابوسعید الخذری نے بیان کیا کہ رسولؐ اللہ نے امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا: اے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ نے جو بھی نبی مبعوث کیا یقیناً اسے تمہاری ولایت کی دعوت دی وہ اسے خوشی سے قبول کرے یا دل کی تنگی سے۔

حدیث ③ حدثنا احمد بن محمد عن ابن ابی عمیر عن جمیل والحسن بن راشد عن ابی عبدالله علیه السلام فی قول الله تبارك وتعالی (الم نشرح

لك صدرك) قال فقال بولاية (امير المؤمنين) على عليه السلام.

جمیل اور حسن بن راشد نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرمان ﴿أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴾ ''(اے محمدؐ) کیا ہم نے تمھارا سینہ کھول نہیں دیا''۔(شرح۔۱) کے متعلق فرمایا: امیرالمومنین علی علیہ السلام کی ولایت کے ذریعے۔

حدیث ④ حدثنا الحسن بن على بن النعمان عن يحيى بن ابى زكريا بن عمرو الزيات قال سمعت (من ابى) ومحمد بن سماعة يرويه عن فيض بن ابى شيبة عن محمد بن مسلم قال سمعت اباجعفر عليه السلام يقول ان الله تبارك وتعالى اخذ ميثاق النبيين على ولاية على واخذ عهد النبيين بولاية على عليه السلام.

محمد بن مسلم نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام کو فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ نے علی علیہ السلام کی ولایت پر انبیاء سے میثاق لیا اور علی علیہ السلام کی ولایت کے ساتھ انبیاء سے عہد لیا۔

حدیث ⑤ حدثنا احمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن بعض اصحابه عن حنان بن سدير عن سالم الحناط عن ابى جعفر عليه السلام فى قول الله عزوجل (نزل به الروح الامين على قلبك لتكون من المنذرين بلسان عربى مبين) قال هى الولاية لامير المؤمنين.

سالم الحناط نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ السلام نے اللہ کے فرمان: ﴿نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ﴿۱۹۳﴾ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ ﴿۱۹۴﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ﴿۱۹۵﴾﴾ ''روح الامین اسے صاف عربی زبان میں لے کر اترا ہے۔ تمھارے قلب پر تا کہ تم ڈرانے والوں میں سے ہو جاؤ''۔ (شعراء۔۱۹۳تا۱۹۵) کے متعلق فرمایا: یہ امیرالمومنین علیہ السلام کی ولایت ہے۔

حدیث ⑥ حدثنا محمد بن احمد عن العباس بن معروف عن الحسن بن محبوب عن حنان بن سدیر عن سالم ابی محمد قال قلت لابی جعفر علیه السلام اخبرنی عن الولایة انزل بها جبرئیل من عند رب العالمین یوم الغدیر؛ فقال (نزل به الروح الامین علی قلبك لتکون من المنذرین بلسان عربی مبین وانه لفی زبر الاولین) قال هی الولایة لامیر المؤمنین.

سالم ابو محمد نے بیان کیا کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا: مجھے اس ولایت کے متعلق بتائیے جسے غدیر کے دن جبرائیلؑ رب العالمین کی طرف سے لے کر آئے۔ آپؑ نے فرمایا: ﴿نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ﴿۱۹۳﴾ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ ﴿۱۹۴﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ﴿۱۹۵﴾ وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۹۶﴾﴾ ''روح الامین اسے صاف عربی زبان میں لے کر اترا ہے۔ تمھارے قلب پر تاکہ تم ڈرانے والوں میں سے ہو جاؤ۔ اور یقیناً یہ پہلوں کے صحیفوں میں (مذکور) ہے''۔ (شعراء۔ ۱۹۳ تا ۱۹۶) پھر فرمایا: یہ امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت ہے۔

حدیث ⑦ حدثنا احمد بن محمد عن علی بن الحکم عن سیف بن عمیرہ عن ابی بکر الحضرمی عن حذیفة بن اسید الغفاری قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله ما تکاملت النبوة لنبی فی الاظلة حتی عرضت علیه ولایتی وولایة اهل بیتی ومثلوا اله فاقروا بطاعتهم وولایتهم.

حذیفہ بن اسید الغفاری نے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: کسی نبی کی نبوت اُس وقت تک مکمل نہیں ہوئی جب تک اس کے سامنے میری اور میرے اہل بیت علیہم السلام کی ولایت پیش نہ کر دی گئی اور انہوں نے میری اور میرے اہل بیت علیہم السلام کی اطاعت و ولایت کا اقرار نہ کر لیا۔

حدیث ⑧ حدثنا محمد بن الحسین عن صفوان بن یحیی و احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن صفوان عن ابن مسکان عن حجر بن زائدۃ عن حمران عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ تعالی یا اھل (الکتاب لستم علی شئ حتی تقیموا التوراۃ والانجیل وما انزل الیکم من ربکم ولیزیدن کثیرا منھم ما انزل الیک من ربک طغیانا و کفرا) قال ھی ولایۃ امیر المؤمنین علیہ السلام۔

حمران نے بیان کیا کہ ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لَسْتُمْ عَلَىٰ شَىْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُوا۟ ٱلتَّوْرَىٰةَ وَٱلْإِنجِيلَ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ ۗ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَٰنًا وَكُفْرًا﴾ ''اے کتاب والو! جب تک تم توریت اور انجیل کو اور اُس کو جو تمھارے رب کی طرف سے تمھاری طرف نازل کیا گیا ہے قائم نہ کرلو تم کسی شے پر نہیں ہو اور جو کچھ تمھارے رب کی طرف سے تمھاری جانب نازل کیا گیا ہے وہ اکثروں کی سرکشی اور کفر کو بڑھا دے گا''۔ (مائدہ۔۶۸) کے متعلق فرمایا: یہ امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت ہے۔

حدیث ⑨ حدثنا ابو الجوزا عن الحسین بن علوان عن سعد بن طریف قال قال ابو جعفر علیہ السلام قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ الا ان جبرئیل اتانی فقال یا محمد ربک یأمرک بحب علی بن ابی طالب ویأمرک بولایتہ۔

سعد بن طریف نے بیان کیا کہ ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: رسول اللہ نے فرمایا: جبرائیل میرے پاس آیا اور کہا اے محمدؐ! آپکا رب آپ کو علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت اور ان کی ولایت اپنانے کا حکم دیتا ہے۔

باب نمبر (۹)

ائمہؑ کی ولایت

حدیث ① حدثنا السندی بن محمد عن یونس بن یعقوب عن عبدالاعلی قال قال ابو عبداللہ علیہ السلام ما نبئی نبی قط الا بمعرفۃ حقنا و(تفضلینا علی من) سوانا.

عبدالاعلیٰ نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: کسی نبی کو ہمارے حق اور دوسروں پر ہماری فضیلت کی معرفت کے بغیر نبوت نہیں دی گئی۔

حدیث ② حدثنا علی بن اسمعیل عن محمد بن عمرو عن یونس بن یعقوب عن ابی بصیر قال سمعت ابا عبداللہ علیہ السلام یقول ما من نبی نبئی ولا من رسول ارسل الا بولایتنا وبفضلنا (علی من) سوانا.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا: کسی نبی کو نبوت اور رسول کو رسالت ہماری ولایت اور دوسروں پر ہماری فضیلت کے اقرار کے بغیر نہیں ملی۔

حدیث ③ حدثنا عبداللہ بن عامر عن ابن سنان عن یونس بن یعقوب عن عبدالاعلی مولی ال سام قال سمعت ابا عبداللہ علیہ السلام یقول ما تنبئی نبی قط الا بمعرفۃ حقنا و(تفضیلنا علی من) سوانا.

یونس بن یعقوب نے آلِ سام کے غلام عبدالاعلیٰ سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کوفرماتے سنا: کبھی کسی نبی کو ہمارے حق اور دوسروں پر ہماری فضیلت کی معرفت کے بغیر نبوت نہیں دی گئی۔

حدیث ④ حدثنا عبداللہ بن محمد(عن محسن) عن یونس بن یعقوب عن عبدالاعلی قال سمعت اباعبداللہ علیہ السلام یقول ماتنبئی نبی قط الا بمعرفة حقنا وتفضیلنا علی من سوانا.

عبدالاعلیٰ نے بیان کیا میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کوفرماتے سنا: کسی نبی کو ہمارے حق اور دوسروں پر ہماری فضیلت کی معرفت کے بغیر نبوت نہیں دی گئی۔

حدیث ⑤ حدثنا محمد بن عیسی عن محمد بن سلیمان عن یونس بن یعقوب عن ابی بصیر عن ابی عبداللہ علیہ السلام انه قال مامن نبی نبئی ولامن رسول ارسل الا بولایتنا وتفضیلنا علی من سوانا.

ابوبصیر نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: کسی نبی کونبوت اور کسی رسول کو رسالت ہماری ولایت اور دوسروں پر ہماری فضیلت کے اقرار کے بغیر نہیں دی گئی۔

باب نمبر (۱۰)

ولایت کا بیان

حدیث ① حدثنا یعقوب بن یزید عن یحیی بن المبارک عن عبداللہ بن جبلة عن حمید بن شعیب السبیعی عن جابر قال قال ابوجعفر علیه السلام ولایتنا ولایة الله التی لم یبعث نبیا قط الا بها.

جابر نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: ہماری ولایت ہی ولایت اللہ ہے کہ اللہ نے کسی نبی کو اس کے بغیر مبعوث نہیں کیا۔

حدیث ② حدثنا محمد بن الحسین عن وهیب بن حفص عن ابی بصیر قال قال ابوجعفر علیه السلام ولایتنا ولایة الله التی لم یبعث الله نبیا قط الا بها.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: ہماری ولایت ہی اللہ کی ولایت ہے کہ اللہ نے کسی نبی کو اس کے بغیر مبعوث نہیں کیا۔

حدیث ③ حدثنا حمزة بن یعلی عن محمد بن الفضیل عن ابی حمزة الثمالی عن ابی جعفر علیه السلام انه قال ولایتنا ولایة الله التی لم یبعث نبیا قط الا بها.

ابوحمزہ الثمالی نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہماری ولایت ہی اللہ کی ولایت ہے کہ اللہ نے کبھی کوئی نبی اس کے بغیر مبعوث نہیں کیا۔

حدیث ۴ حدثنا سلمة بن الخطاب عن علی بن سیف ابن عمیرة عن العباس بن عامر عن احمد بن رزق الغمشانی عن محمد بن عبد الرحمن عن ابی عبد الله علیه السلام انه قال ولایتنا ولایة الله التی لم یبعث نبیا قط الا بها.

محمد بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہماری ولایت ہی اللہ کی ولایت ہے کہ اللہ نے کبھی کوئی نبی اس کے بغیر مبعوث نہیں کیا۔

باب نمبر (۱۱)

ولایتِ امیرؑ المومنین

حدیث ① حدثنا العباس بن معروف عن سعدان بن مسلم عن صباح المزنی عن الحارث بن حصیرہ عن حبة العرنی قال قال امیر المؤمنین علیہ السلام ان اللہ عرض ولایتی علی اهل السموات وعلی اهل الارض اقربها من اقر وانکرها من انکر انکرها یونس فحبسه اللہ فی بطن الحوت حتی اقر بها.

حبہ العرنی نے بیان کیا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری ولایت اہل السماء اور اہل زمین کے سامنے پیش کی تو جس نے اس کا اقرار کیا سو کیا اور جس نے انکار کیا سو کیا۔ یونسؑ نے اس کا انکار کر دیا تو اللہ نے یونسؑ کو تب تک مچھلی کے پیٹ میں قید رکھا جب تک اس نے میری ولایت کا اقرار نہ کر لیا۔

حدیث ② حدثنا محمد بن الحسین عن الحکم بن مسکین عن اسحق بن عمار عن رجل عن جعفر بن محمد علیہ السلام قال ان اللہ یقول (انا عرضنا الامانة علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنها واشفقن منها وحملها الانسان انه کان ظلوما جهولا) قال هی ولایة علی بن ابی طالب

علیہ السلام۔

اسحاق بن عمار نے ایک آدمی سے بیان کیا کہ جعفر بن محمد علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴾ ''یقیناً ہم نے ایک امانت آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کی تو ان سب نے اس کو اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور اسے ایک خاص انسان نے اٹھا لیا یقیناً وہ ظالم اور جاہل تھا''۔ (احزاب۔ ۷۲) فرمایا: یہ علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت ہے۔

نوادر

ولایت کا بیان

حدیث ① (حدثنا) احمد بن محمد عن الحسن بن علی بن فضال عن المفضل بن صالح عن محمد الحلبی عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ان اللہ عرض ولایتنا علی اهل الامصار فلم یقبلها الا اهل الکوفة.

محمد الحلبی نے بیان کیا کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہماری ولایت بہت سے شہروں پر پیش کی لیکن کوفہ والوں کے علاوہ کسی نے اسے قبول نہ کیا۔

حدیث ② حدثنا العباس بن معروف عن حماد بن عیسی عن ربعی عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ تعالی (ولو انهم اقاموا التوراة والانجیل وما انزل الیهم من ربهم) قال الولایة.

محمد بن مسلم نے ابو جعفر علیہ السلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ﴾ ”اور اگر وہ توریت اور انجیل کو اور جو کچھ ان کے رب کی طرف سے ان کی جانب نازل کیا گیا“۔ (مائدہ ٦٦) کے متعلق فرمایا: اس سے مراد ولایت امیر المومنین علیہ السلام ہے۔

حدیث ③ حدثنا احمد بن محمد عن ابن ابی عمیر وغیرہ عن محمد بن الفضیل عن ابی حمزة الثمالی عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت جعلت

فداك ان الشيعة يسئلونك عن تفسير هذه الاية (عم يتسائلون عن النباء العظيم)؟ قال فقال ذلك إلى ان شئت اخبرتهم وان شئت لم اخبرهم قال فقال لكني اخبرك بتفسيرها قال فقلت (عم يتسائلون)؟ قال فقال هي في امير المؤمنين عليه السلام قال كان امير المؤمنين يقول مالله آية اكبر مني ولا لله من نبأ عظيم اعظم مني ولقد عرضت ولايتي على الامم الماضية فابت ان تقبلها قال قلت له (قل هو نباء عظيم انتم عنه معرضون)؟ قال هو والله امير المؤمنين عليه السلام.

ابوحمزہ الثمالی نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان جاؤں شیعہ آپؑ سے اس آیت مبارکہ کی تفسیر پوچھنا چاہتے ہیں ﴿عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ① عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ②﴾ ''وہ لوگ کس چیز کے بارے میں ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں۔ اُس عظیم خبر کے متعلق''۔ (نباء۔ ۱،۲) آپؑ نے فرمایا: یہ میری مرضی ہے کہ میں تمہیں اس کے متعلق بتاؤں یا نہ بتاؤں لیکن اس کی تفسیر میں تمہیں بتاتا ہوں۔ (ابوحمزہ کہتے ہیں) میں نے کہا ﴿عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ﴾ ''وہ لوگ کس چیز کے بارے میں ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں'' آپؑ نے فرمایا: یہ امیر المومنین علیہ السلام کے متعلق ہے امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ ''اللہ کے پاس مجھ سے بڑی کوئی آیت نہیں اور نہ ہی اللہ کے پاس کوئی عظیم خبر ہے جو مجھ سے بڑی ہو میری ولایت پہلی امتوں پر پیش کی گئی تو انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا''۔ (ابوحمزہ کہتے ہیں) میں نے کہا ﴿قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ۝ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ۝﴾ ''(اے رسولؐ) کہہ دو کہ وہ ایک عظیم خبر ہے۔ (مگر) تم اُس سے روگردان ہو''۔ (ص۔ ۶۷،۶۸) ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ امیر المومنین علیہ السلام ہیں۔

حدیث ④ حدثنا یعقوب بن یزید عن ابن سنان عن عتیبة بیاع القصب عن ابی بصیر قال سمعت اباعبدالله علیه السلام یقول ان ولایتنا عرضت علی السموات والارض والجبال و الامصار ماقبلها قبول اهل الکوفة.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا: ہماری ولایت آسمانوں، زمین، پہاڑوں اور شہروں کے سامنے پیش کی گئی کسی نے اسے اس طرح قبول نہ کیا جس طرح اہل کوفہ نے قبول کیا۔

حدیث ⑤ حدثنا عبدالله بن عامر عن ابی عبدالله البرقی عن الحسین بن عثمان عن محمد بن الفضیل عن ابی حمزة قال سألت اباجعفر علیه السلام عن قول الله تبارك وتعالی (ومن یکفر بالایمان فقد حبط عمله وهو فی الاخرة من الخاسرین)؛ قال تفسیرها فی بطن القرآن یعنی (و) من یکفر بولایة علی وعلی هو الایمان قال سألت اباجعفر علیه السلام عن قول الله تعالی (وکان الکافر علی ربه ظهیرا)؛ قال تفسیرها فی بطن القرآن یعنی علی هو ربه فی الولایة والطاعة والرب هو الخالق الذی لایوصف وقال ابوجعفر علیه السلام ان علیا اية لمحمد وان محمدا یدعو إلی ولایة علی اما بلغك قول رسول الله صلی الله علیه وآله من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه؛ فوالی الله من والاه وعاد الله من عاداه واما قوله (انکم لفی قول مختلف) فانه علی یعنی انه لمختلف علیه وقد اختلف هذه الامة فی ولایته فمن استقام علی ولایة علی دخل الجنة ومن خالف ولایة علی دخل

النار واما قوله (يؤفك عنه من افك) فانه يعني عليا من افك عن ولايته افك على الجنة فذلك قوله (يوفك عنه من افك) واما قوله (وانك لتهدى إلى صراط مستقيم) انك لتأمر بولاية علي عليه السلام وتدعو اليها وعلي هو الصراط المستقيم وأما قوله(فاستمسك بالذى اوحى اليك) (في علي) (انك على صراط مستقيم) انك على ولاية علي وعلي هو الصراط المستقيم واما قوله (فلما نسوا ماذكروا به) يعني فلما تركوا ولاية علي وقد امروا بها (فتحنا عليهم ابواب كل شيء) يعني مع دولتهم في الدنيا وما بسط لهم فيها واما قوله (حتى اذا فرحوا بما اوتوا اخذناهم بغتة فاذا هم مبلسون) يعني قيام القائم.

ابوحمزہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِالۡاِيۡمَانِ فَقَدۡ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ﴾ ''اور جو شخص ایمان کے ساتھ کفر کرے گا تو یقیناً اُس کا عمل ضائع ہوگیا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا''۔ (مائدہ۔۵) کے متعلق پوچھا۔آپؑ نے فرمایا: اس کی تفسیر بطنِ قرآن میں ہے یعنی جو علیؑ کی ولایت کا انکار کرے گا اور علیؑ ہی ایمان ہیں۔(ابوحمزہ کہتے ہیں) میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے اللہ کے فرمان ﴿وَكَانَ الۡكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيۡرًا﴾ ''اور کافر اپنے رب کے خلاف قوی پشت رہتا ہے''۔ (فرقان۔۵۵) کے متعلق سوال کیا: آپؑ نے فرمایا: اس کی تفسیر بطنِ قرآن میں ہے یعنی علیؑ ہی اِس کے ولایت داطاعت میں رَب ہیں اور رب وہ خالق ہے جس کا وصف بیان نہیں کیا جاسکتا۔ پھر ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: یقیناً علی علیہ السلام محمدؐ کے لئے آیت ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولایتِ علیؑ کی طرف دعوت دیتے ہیں کیا تمھیں رسولؐ اللہ کا فرمان نہیں پہنچا۔ ''جس کا میں مولا تھا اس کا یہ علیؑ مولا ہے اے

اللہ! اس سے محبت رکھ جو علیؑ سے محبت رکھے اور اس کا دشمن بن جا جس نے اس سے دشمنی وعداوت رکھی"۔ پس اللہ نے اُسے اپنا محبوب بنایا جس نے علی علیہ السلام کو اپنا محبوب بنالیا اور اللہ نے اس سے عداوت کی جس نے علی علیہ السلام سے عداوت رکھی اور باقی رہا اللہ کا فرمان ﴿اِنَّكُمْ لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ﴾ "یقیناً تم اختلاف والی بات میں پڑے ہو"۔ (ذاریات۔ ۸) اس سے مراد علی علیہ السلام ہیں یعنی وہ مختلف علیہ ہیں اس امت نے ان کی ولایت میں اختلاف کیا ہے۔ پس جو ولایتِ علیؑ پر قائم رہا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے ولایتِ علیؑ کی مخالفت کی وہ آگ میں داخل ہوگا اور اللہ کا یہ فرمان ﴿یُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ﴾ "اس سے وہی پھرتا ہے جو پھیرا گیا"۔ (ذاریات۔ ۹) اس سے بھی مراد علی علیہ السلام ہیں یعنی جو علی علیہ السلام کی ولایت سے پھیر دیا گیا۔ اسی لئے اللہ کا فرمان ہے ﴿یُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ﴾ اور اللہ کا یہ فرمان ﴿وَاِنَّكَ لَتَهْدِیْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ﴾ "اور یقیناً تو البتہ صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت کرتا ہے"۔(شوریٰ۔ ۵۲) یعنی آپ (رسولؐ اللہ) ولایتِ علیؑ کا حکم دیتے ہیں اور اس کی طرف دعوت دیتے ہیں اور علی علیہ السلام ہی صراط مستقیم ہیں اور اللہ کا فرمان ﴿فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِیْۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ﴾ "پھر جو کچھ تیری طرف وحی کیا گیا ہے تو اسے محکم پکڑ رکھ" (زخرف۔ ۴۳) یہ آیت بھی علی علیہ السلام کے متعلق ہے (اور اللہ کا یہ فرمان) ﴿اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ﴾ "یقیناً تُو صراطِ مستقیم پر ہے"۔(زخرف۔ ۴۳) یعنی یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی علیہ السلام کی ولایت پر قائم ہیں اور علیؑ ہی صراط مستقیم ہیں اور اللہ کا فرمان ﴿فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ﴾ "پھر جب وہ اُس نصیحت کو بھول گئے جو اُن کو کی گئی تھی"۔ (انعام۔ ۴۴) یعنی جب انہوں نے علی علیہ السلام کی ولایت ترک کر دی تو انہیں اس کا حکم دیا گیا ﴿فَتَحْنَا عَلَیْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَیْءٍ﴾ "تو ہم نے اُن پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے"۔ (انعام۔ ۴۴) یعنی دنیا میں ان کے غلبہ اور دنیا میں ان کے لئے مبسوط امور کے

ساتھ ﴿حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ﴾ ”یہاں تک کہ جب وہ اُن چیزوں سے خوش ہو گئے جو ان کو دی گئیں ہم نے انہیں یکا یک پکڑ لیا تو وہ مایوس ہو کر رہ گئے“۔(انعام۔۴۴) اس سے مراد امام قائم علیہ السلام کا قیام ہے۔

حدیث ⑥ حدثنا محمد بن عیسی عن صفوان عن یعقوب بن شعیب قال سألت اباعبدالله علیه السلام عن قول الله تبارك وتعالى (وانی لغفار لمن تاب وامن وعمل صالحا ثم اهتدی) قال (ومن تاب من ظلم وامن من كفر) وعمل صالحا ثم اهتدى إلى ولايتنا وأرمى بيده إلى صدره.

یعقوب بن شعیب نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبداللہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى﴾ ”اور میں اِس کے لئے ضرور بڑا بخشنے والا ہوں جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے پھر ہدایت یافتہ بھی رہا“۔(طہ۔۸۲) کے متعلق سوال کیا۔ آپؑ نے فرمایا: جس نے ظلم سے توبہ کی اور کفر سے ایمان لایا اور نیک عمل کئے پھر ہماری ولایت کی طرف ہدایت پائی آپؑ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا۔

حدیث ⑦ حدثنا احمد بن موسی عن الحسن بن موسی الخشاب عن علی بن حسان عن عبدالرحمن بن کثیر عن ابی عبدالله علیه السلام فی قوله عزوجل (فطرة الله التی فطر الناس علیها) قال فقال علی التوحید ومحمد رسول الله صلی الله علیه وآله وعلی امیر المؤمنین علیه السلام۔

عبدالرحمن بن کثیر نے بیان کیا کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا﴾ ”یہی اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی فطرت ہے جس پر اُس نے انسانوں کو پیدا کیا ہے“۔(روم۔۳۰) کے متعلق فرمایا: یعنی توحید، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اور علی امیر المومنین علیہ السلام پر۔

حدیث ⑧ (حدثنا) محمد بن الحسین عن النضر بن شعیب عن خالد بن معد و محمد بن الفضیل عن ابی حمزة الثمالی عن ابی جعفر علیه السلام قال سألته عن قول الله عزوجل (ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها وابتغ بین ذلك سبیلا) قال تفسیرها ولا تجهر بولایة علی ولا بما اکرمته به حتی نأمرك بذلك (ولا تخافت بها) یعنی ولا تکتمها علیا علیه السلام واعلمه ما اکرمته به واما قوله (وابتغ بین ذلك سبیلا) فانه یعنی اطلب إلی وسلنی ان أذن لك ان تجهر بولایة علی وادع الناس الیها فاذن له یوم غدیر خم.

ابوحمزہ الثمالی نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے اللہ کے فرمان ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا﴾ ''اورتم اپنی صلوٰۃ میں اپنی آواز کو نہ تو بلند ہی کیا کرو اور نہ اُسے بہت آہستہ کیا کرو اور اس کے درمیان کا راستہ اختیار کرو''۔ (اسراء۔۱۱۰) کے متعلق پوچھا۔ آپؑ نے فرمایا: اس کی تفسیر یہ ہے کہ (نماز میں) ولایتِ علیؑ اور اس کے اعزاز کو جو میں نے علیؑ کو عطاء کیا ہے افشاں نہ کرو جب تک ہم تمھیں اس کا حکم نہ دیں ﴿وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ ''اور نہ اُسے بہت آہستہ کیا کرو'' یعنی میں نے علی علیہ السلام کو جو اعزاز دیا ہے اسے علی علیہ السلام سے باخبر رکھو ﴿وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا﴾ ''اور اس کے درمیان کا راستہ اختیار کرو'' یعنی مجھ سے سوال کرتے رہو کہ میں تمھیں (نماز میں) ولایتِ علیؑ کا کھل کر اظہار کرنے کا حکم دوں اور تم لوگوں کو اس کی دعوت دو۔ (امامؑ نے فرمایا) پھر آپؐ کو غدیرخم کے روز اِس (یعنی نماز میں علیؑ کی ولایت کی گواہی بآواز بلند دینے کی) اجازت دے دی گئی۔

حدیث ⑨ حدثنا عمران بن موسی عن موسی بن جعفر عن علی بن اسباط عن محمد بن الفضیل عن ابی حمزة الثمالی عن ابی عبدالله علیه السلام

قال سألته عن قول الله عزوجل (و ان هذا صراطی مستقیما فاتبعوه) قال هو والله علی (هو والله) المیزان والصراط.

ابوحمزہ الثمالی نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اللہ کے فرمان ﴿وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ﴾ ''اور یقیناً یہی میرا راستہ سیدھا ہے پس اسی کی پیروی کرو''۔ (انعام۔۱۵۳) کے متعلق پوچھا۔آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اس سے مراد علی علیہ السلام ہیں اور اللہ کی قسم! وہی میزان اور صراط ہیں۔

حدیث ⑩ علی بن محمد بن سعد عن حمدان بن سلیمان عن عبداللہ بن محمد الیمانی عن منیع عن یونس عن صباح المزنی عن ابی عبداللہ علیه السلام قال عرج بالنبی صلی الله علیه وآله (إلی السماء) مائة وعشرین مرة مامن مرة الا وقد اوصی الله النبی صلی الله علیه وآله بولایة علی والائمة من بعده اکثر مما اوصاه بالفرایض.

صباح المزنی نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: نبی علیہ السلام کو ایک سوبیس ۱۲۰ مرتبہ آسمان کی معراج کرائی گئی ہر بار اللہ نے نبی علیہ السلام کو علی علیہ السلام اور ان کے بعد ائمہ علیہم السلام کی ولایت کی فرائض کے ساتھ وصیت کی۔

میثاق لیا مومن مومن کا سگا بھائی ہے اس کا باپ نور اور اس کی ماں رحمت ہے اور وہ اس نور سے دیکھتا ہے جس سے اسے خلق کیا گیا۔

حدیث ② حدثنا الحسن بن علی بن معاویة عن محمد بن سلیمان عن ابیه عن عیثم بن اسلم عن معاویة بن عمار قال قلت لابی عبدالله علیه السلام جعلت فداك هذا الحدیث الذی سمعته منك ما تفسیره قال وما هو؟ قلت ان المؤمن ینظر بنور الله فقال یامعاویة ان الله خلق المؤمنین من نوره وصبغهم فی رحمته واخذ میثاقهم لنا بالولایة علی معرفته یوم عرفهم نفسه فالمؤمن اخو المؤمن لابیه وامه ابوه النور وامه الرحمة وانما ینظر بذلك النور الذی خلق منه.

معاویہ بن عمار نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں یہ حدیث جو میں نے آپؑ سے سنی ہے اس کی وضاحت کیجئے؟۔آپؑ نے فرمایا: کونسی حدیث؟۔ میں نے کہا: ''مومن اللہ کے نور سے دیکھتا ہے''۔آپؑ نے فرمایا: اے معاویہ! اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اپنے نور سے خلق کیا ہے اور انہیں اپنی رحمت میں رنگا اور جس روز انہیں اپنے نفس کا تعارف کرایا ان سے اپنی معرفت پر ہمارے لیے ولایت کا میثاق لیا مومن مومن کا سگا بھائی ہے اس کا باپ نور اور اس کی ماں رحمت ہے وہ اس نور سے دیکھتا ہے جس سے اسے خلق کیا گیا۔

حدیث ③ حدثنا (الحسن بن علی عن ابراهیم عن محمد بن سلیمان) عن ابیه عن ابی عبدالله علیه السلام قال ان الله جعل لنا شیعة فخلقهم من نوره وصبغهم فی رحمته واخذ میثاقهم لنا بالولایة علی معرفته یوم عرفهم نفسه فهو المتقبل من محسنهم المتجاوز عن مسیئهم من لم یلق الله بما هو

علیه لم یتقبل منه حسنة ولم یتجاوز عنه سیئة.

محمد بن سلیمان نے اپنے باپ سے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے شیعوں کو اپنے نور سے خلق کیا اور انہیں اپنی رحمت میں رنگا جس روز انہیں اپنے نفس کا تعارف کرایا ان سے ہمارے لیے اپنی معرفت پر ولایت کا میثاق لیا وہی ان میں سے نیکی کرنے والوں کی نیکیاں قبول کرنے والا اور برائی کرنے والوں سے درگزر کرنے والا ہے جو ائمہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اوصاف پر ایمان لائے بغیر مر گیا تو اللہ نہ اس کی نیکی قبول کرے گا اور نہ ہی برائی سے درگزر کرے گا۔

گفتگو کا خلاصہ

شیعہ کے امام میں اور اللہ کے
نبی میں کوئ فرق نہیں

ایسے امام مرتد ھیں زندیق ھیں
کافر ھیں جو ختم نبوت کے منکر ھیں

شیعہ 12 امام = مرزا غلام احمد
شیعہ 12 امام = مسیلمہ کذاب

شیعہ ایسے اماموں کو مان کر
قادیانیوں سے بھی بد تر کافر ھیں

أوائل المقالات

تأليف

الإمام الشيخ المفيد
محمد بن محمد بن النعمان ابن المعلم
أبي عبد الله، العكبري، البغدادي
(٣٣٦ - ٤١٣ هـ)

الرّسالة في أوّل التّكليف و يخالفون الإمامية في علّتهم لذلك و يثبتون عللاً يصحّحها الإماميّة و يضيفونها إلى علّتهم فيما وصفناه.

٨ـ القول في الفرق بين الرّسل والانبياء ـ عليهم السلام ـ

واتّفقت الإماميّة على أنّ كلّ رسول فهو نبيّ و ليس كلّ نبيّ فهو رسول، و قد كان من أنبياء اللّه ـ عزّوجلّ ـ حفظة لشرائع الرّسل و خلفائهم في المقام، و إنّما منع الشرع من تسمية أئمّتنا بالنّبوّة دون أن يكون العقل مانعاً من ذلك لحصولهم على المعنى الّذي حصل لمن ذكرناه من الأنبياء ـ عليهم السّلام ـ. واتّفقوا على جواز بعثة رسول يجدّد شريعة من تقدّمه و إن لم يستأنف شرعاً ويؤكّد نبوّة من سلف وإن لم يفرض غير ذلك فرضاً. وأجمعت المعتزلة على خلاف هذين القولين، و مع الإماميّة في تصحيحه جماعة من المرجئة و كافّة أصحاب الحديث.

٩ـ القول في آباء رسول اللّه(ص) و أُمّه و عمّه أبي طالب ـ رحمة اللّه تعالى عليهم[١] ـ

واتّفقت الإماميّة على أنّ آباء رسول اللّه (ص) من لدن آدم إلى عبداللّه بن عبدالمطّلب مؤمنون باللّه ـ عزّوجلّ ـ موحّدون له. واحتجّوا في ذلك بالقرآن[٢] والأخبار، قال اللّه ـ عزّوجلّ: «الَّذي يَراكَ حينَ تَقُومُ وتَقَلُّبَكَ في السّاجِدين». و

١ـ في نسخة د عليهما و في نسخة ب عليه و بعضهم اكتفى بالعلامة(ع) و ماذكرنا انسب.
٢ـ بالاخبار والقرآن الف.

اور امامیہ اس بات پر متفق ہیں کہ ہر رسول نبی ہوتا ہے، لیکن ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔ اور اللہ عزوجل کے بعض انبیاء ایسے بھی گزرے ہیں جو رسولوں کی شریعتوں کے محافظ تھے اور ان کے بعد ان کے قائم مقام (جانشین) کی حیثیت رکھتے تھے۔

اور شریعت نے ہمارے ائمہ کو نبی کہلانے سے روکا ہے، نہ کہ اس لیے کہ عقل اس کی مانع ہو؛ کیونکہ ان حضرات میں وہی معنوی کمالات اور اوصاف پائے جاتے ہیں جو ان مذکورہ انبیاء میں پائے جاتے تھے (علیہم السلام)۔

اور امامیہ اس بات پر بھی متفق ہیں کہ کسی ایسے رسول کی بعثت جائز ہے جو اپنے سے پہلے والے کی شریعت کی تجدید کرے، اگرچہ وہ نئی شریعت کی ابتدا نہ کرے، اور وہ سابقہ نبی کی نبوت کی تصدیق و تاکید کرے، اگرچہ

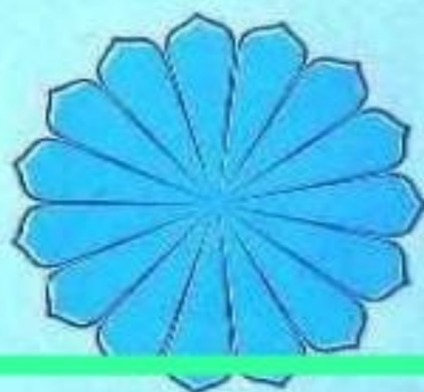
اس پر نئی ذمہ داریاں یا نئے احکام فرض نہ کیے جائیں۔
اور معتزلہ نے ان دونوں اقوال کے خلاف اجماع کیا ہے، جبکہ مرجئہ کے ایک گروہ اور تمام اصحابِ حدیث ان اقوال کی تصحیح میں امامیہ کے ساتھ ہیں۔

سوالات جوابات کی نشست

متفرق حوالہ جات

اعتقادات

ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ
المعروف شیخ صدوق علیہ الرحمۃ





البلاغ المبین
اسلامی تحقیقاتی و اشاعتی ادارہ

من ظلم عليا عليه السلام، مقعدی هذا بعد وفاتی فکانما جحد نبوتی و نبوة الانبیاء علیهم السلام من قبلی و من تولی ظالما فهو ظالم۔

جو شخص میری وفات کے بعد میرے مقام خلافت کے متعلق علی بن ابی طالبؑ پر ظلم کرے گا تو گویا اس نے میری اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے تمام انبیاء کی نبوت کا انکار کیا اور جو شخص کسی ظالم سے بھائی چارہ قائم کرے وہ خود بھی ظالم ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِیْمَانِؕ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۝[1]

اے ایمان والو! تمہارے آباء اور تمہارے بھائی اگر ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں تو انہیں اپنا ولی نہ بناؤ اور یاد رکھو کہ تم میں سے جو لوگ انہیں ولی بنائیں گے وہ ظلم کا ارتکاب کرنے والے ہوں گے۔

نیز خدا فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ قَدْ یَىٕسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا یَىٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ۝[2]

اے ایمان والو! اس قوم سے دوستی نہ رکھو جس پر اللہ غضبناک ہوا ہے، جو آخرت سے اس طرح مایوس ہیں جیسے کفار اہل قبور سے ناامید ہیں۔

نیز خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

۱۔ التوبۃ:۲۳ ۲۔ الممتحنۃ:۱۳



أوائل المقالات

تأليف

الإمام الشيخ المفيد

محمد بن محمد بن النعمان ابن المعلم

أبي عبد الله، العكبري، البغدادي

(٣٣٦ - ٤١٣ هـ)

٣٧ـ القول في عصمة الأئمّة ـ عليهم السّلام ـ

و أقول: إنّ الأئمّة القائمين مقام الأنبياء(ص) في تنفيذ الأحكام وإقامة الحدود و حفظ الشّرائع و تأديب الأنام[١] معصومون كعصمة الأنبياء، و إنّهم لايجوز منهم صغيرة إلاّ ما قدّمت ذكر جوازه على الأنبياء، و انّه لايجوز منهم سهو[٢] في شيء في الدّين و لاينسون شيئاً من الأحكام، و على هذا[٣] مذهب سائر الإماميّة إلاّ من شذّ منهم و تعلّق بظاهر روايات لها تأويلات على خلاف ظنّه الفاسد من هذا الباب، و المعتزلة بأسرها تخالف في ذلك و تجوّز[٤] من الأئمّة وقوع الكبائر و الردّة عن الإسلام.

٣٨ـ القول في ولاة[٥] الأئمّة ـ عليهم السّلام ـ و عصمتهم و ارتفاعها، و هل ولايتهم بالنّصّ أو الاختيار؟

واقول: إنّه ليس بواجب عصمة ولاة الأئمّة(ع) و واجب[٦] علمهم بجميع ما يتولّونه و فضلهم فيه على رعاياهم لاستحالة رئاسة المفضول على الفاضل فيما هو رئيس عليه فيه، و ليس بواجب في ولايتهم النّصّ على أعيانهم، و جائز أن يجعل اللّه اختيارهم إلى الأئمة المعصومين(ع)، و هذا

١ـ الناس ب.

٢ـ كلمتا (منهم سهو) ليستافي نسخة الف و هـ

٣ـ كلمة هذا ليست في الف و ب و هـ.

٤ـ و يجوّزون الف و د و هـ.

٥ـ ولاية.

٦ـ والواجب عليهم بجميع مايولّوه.

القول في عصمة الأئمة

شیخ مفید

میں کہتا ہوں کہ جو ائمہ انبیاءؑ کی نیابت میں احکام کے نفاذ، حدود کے قیام، شریعتوں کی حفاظت اور لوگوں کی تربیت کے منصب پر فائز ہیں، وہ انبیاءؑ ہی کی طرح معصوم ہیں۔ اور ان سے کسی چھوٹے گناہ کا بھی صدور جائز نہیں، سوائے اس کے جس کے جواز کا ذکر پہلے انبیاء کے بارے میں کیا جا چکا ہے۔ اور دین کے کسی بھی معاملے میں ان سے سہو (بھول) جائز نہیں، اور نہ ہی وہ احکامِ شرعیہ میں سے کسی چیز کو بھولتے ہیں۔

اور یہی تمام امامیہ کا مذہب ہے، سوائے ان میں سے بعض سخت گیر افراد کے جنہوں نے کچھ ایسی روایات کے ظاہر سے تمسک کیا ہے

جن کی تاویلیں موجود ہیں، مگر وہ اپنے فاسد گمان کی بنا پر اس باب میں خطا پر گئے۔
اور تمام معتزلہ اس عقیدے کی مخالفت کرتے ہیں، اور وہ ائمہ کے بارے میں کبیرہ گناہوں بلکہ اسلام سے ارتداد کے وقوع کو بھی جائز سمجھتے ہیں

الاعتقادات



للشيخ الصدوق

رحمة الله عليه

[٣٦]

باب الاعتقاد في العصمة

قال الشيخ أبو جعفر ـ رضي الله عنه ـ: اعتقادنا في الأنبياء والرسل والأئمّة والملائكة صلوات الله عليهم أنّهم معصومون مطهّرون من كل دنس، وأنّهم لا يذنبون ذنباً، لا صغيراً ولا كبيراً، ولا يعصون الله ما أمرهم، ويفعلون ما يؤمرون.

ومن نفى عنهم العصمة في شيء من أحوالهم فقد جهلهم [١].

واعتقادنا فيهم أنّهم موصوفون بالكمال والتمام [٢] والعلم من أوائل أمورهم إلى أواخرها، لا يوصفون في شيء من أحوالهم بنقص ولا عصيان [٣] ولا جهل.

---

(١) في ج، ر زيادة: ومن جهلهم فهو كافر.

(٢) ليست في م.

(٣) أثبتناها من ج ، ر.

باب الاعتقاد في العصمة
اردو ترجمہ

شیخ ابو جعفرؒ کہتے ہیں:

ہمارا عقیدہ انبیاء، رسولوں، ائمہ اور ملائکہ (علیہم صلواتُ اللّٰہ) کے بارے میں یہ ہے کہ وہ سب معصوم اور پاکیزہ ہیں، ہر قسم کی آلودگی سے منزّہ ہیں، اور وہ کسی بھی گناہ کے مرتکب نہیں ہوتے، نہ چھوٹا گناہ اور نہ بڑا، اور نہ ہی وہ اللّٰہ کے کسی حکم کی نافرمانی کرتے ہیں؛ بلکہ جس بات کا انہیں حکم دیا جاتا ہے اسے انجام دیتے ہیں۔

اور جو شخص ان کی کسی بھی حالت میں عصمت کا انکار کرے، اس نے ان کی حقیقت کو نہیں پہچانا۔

اور ہمارا ان کے بارے میں یہ بھی عقیدہ ہے کہ وہ کمال و تمام اور علم کے ساتھ موصوف ہیں، ان کی زندگی کے آغاز سے لے کر انجام تک؛ اور ان کی کسی بھی حالت میں نقص، نافرمانی یا جہالت کی نسبت نہیں دی جا سکتی۔۔